

باب 7:

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

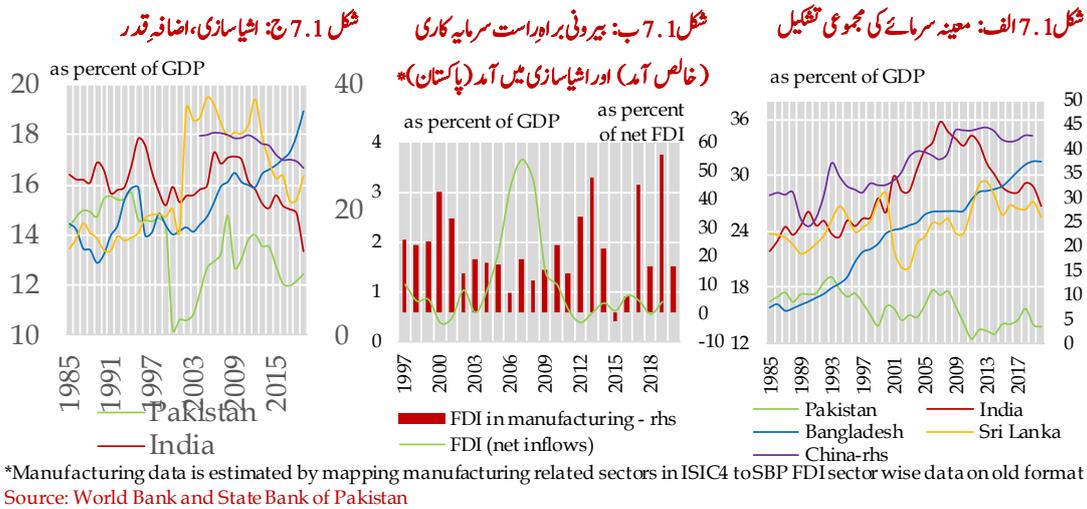
خصوصی اقتصادی زونز (Special Economic Zones) پست سرمایہ کاری، برآمدات، اور صنعت سازی کے مسائل حل کرنے کے لیے سرمایہ کاری پالیسی کے ایک اہم ذریعے کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ یہ اقتصادی زونز ایک مخصوص حد کے اندر کاروبار دوست ماحول کو یقینی بناتے ہوئے ان مسائل کو حل کرتے ہیں جہاں معاون ادارہ جاتی، قانونی، اور ڈھانچہ جاتی نقشہ موجود ہوتا ہے۔ چونکہ ترقی پذیر معیشتوں کو پورے ملک میں کاروباری ماحول کی فوراً اصلاح کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے اس لیے یہ ممالک ایسے زونز کو دو طرح سے استعمال کرنے ہیں: انہیں مثالی جزائر بناتے ہیں، اور پالیسی اور ضوابطی اصلاحات کی تجربہ گاہ بھی بناتے ہیں، اور بعد ازاں ان تبدیلیوں کو بتدریج پورے ملک میں متعارف کرا دیتے ہیں۔ پاکستان نے صنعت کاری اور برآمدات کے فروغ کے لیے مخصوص صنعتی علاقے (Industrial Estates) 1960ء کی دہائی میں بنانا شروع کیے، جبکہ ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز 1980ء کی دہائی میں شروع کیے۔ تاہم یہ کوششیں مطلوبہ اہداف کو پورا کرنے میں ناکام ثابت ہوئیں کیونکہ ماحول کاروبار دوست نہیں تھا اور انفراسٹرکچر کمزور تھا۔ پاکستان نے دوسرے ملکوں میں خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے بعد 2012ء میں متعلقہ ایس ای زیڈ ایکٹ منظور کیا جس کے تحت خصوصی اقتصادی زونز کے قیام کے لیے راہ ہموار ہوئی۔ تاہم پاکستان میں کاروبار اور سرمایہ کاری کا مجموعی ماحول ان زونز پر بھی اثر انداز ہوا، نیز منظوری اندراج، اور اجازت ناموں کے لیے پیچیدہ طریقے، قانونی دشواریاں، اور ہنرمند لیبر کی ناکافی دستیابی بھی مسائل کا سبب بنی چنانچہ یہ زونز تمام امکانات پورے نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ خصوصی اقتصادی زونز کی ممکنہ کامیابی میں بہت سی دوسری رکاوٹیں بھی ہیں: ایک ہی جگہ تمام حل (one-stop shops) کی عدم موجودگی، زونز کے طویل مدتی عملی استحکام کے لیے درکار فریم ورک کی کمزوری، زون کی انٹرپرائزز کی مالکاری میں حائل تکنیکی رکاوٹیں، اور نگرانی کا ناقص نظام۔ مستقبل میں ان زونز کے پھلنے پھولنے کے لیے انہیں سہولتوں اور انفراسٹرکچر کی تیزی سے فراہمی یقینی بنانا لازمی ہے۔ نیز، سازگار کاروباری ماحول کی فراہمی کے لیے عمدگی سے تشکیل دیا گیا ادارہ جاتی، قانونی اور ڈھانچہ جاتی نقشہ بھی درکار ہے۔

7 پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟¹

7.1 تعارف

کلی اقتصادی رکاوٹوں کے علاوہ دیگر بہت سے عوامل بھی سرمایہ کاری کی نمو کو محدود کرتے ہیں جس کا اظہار ڈھانچہ جاتی، قانونی، ادارہ جاتی اور عملی پیمانوں کا احاطہ کرنے والے متعدد اظہاریوں میں پاکستان کے درجے سے ہوتا ہے (شکل 7.2)۔³ ان میں سے چند ایک یہ ہیں: معاہدے پر عملدرآمد اور تنازع کے حل کا ناقص طریقہ کار، ٹیکس انتظامیہ کا غیر مناسب رویہ، اور ضوابط کی غیر یقینی کیفیت۔ کاروبار دوست ماحول کی تشکیل میں دیگر رکاوٹوں میں بنیادی

سرمایہ کاری، خاص طور پر جو ایشیا سازی اور صنعتی شعبے میں کی جائے، اقتصادی نمو اور ترقی کو مہمیز دینے والے اہم عناصر میں سے ہے۔ تاہم پاکستان میں گذشتہ چند عشروں سے سرمایہ کاری گر رہی ہے اور دیگر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت پست سطح پر ہے (شکل 7.1 الف، ب، اور ج)۔ ملک میں پست سرمایہ کاری کی متعدد کئی اقتصادی وجوہات میں سے چند یہ ہیں: بے ضابطہ شعبے کے عام رواج اور مالی وساطت کی پست سطح کے ساتھ ساتھ بچت کی مسلسل پست شرح، بلند مہنگائی، اور ٹیکس محاصل کا کم ہونا۔²



¹ اس باب کی تیاری میں ان اداروں سے وابستہ افراد کے ساتھ گفتگو سے استفادہ کیا گیا: بورڈ آف ایڈمنسٹریٹو، ایکسپورٹ پراسیسنگ زون اتھارٹی، سندھ اٹاناک زون مینجمنٹ کمپنی، بلوچستان کا محکمہ صنعت و تجارت، پنجاب انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، فیصل آباد انڈسٹریل ایڈمنسٹریٹو ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، پنجاب بورڈ آف ایڈمنسٹریٹو اینڈ ٹریڈ، خیبر پختونخوا بورڈ آف ایڈمنسٹریٹو اینڈ ٹریڈ، خیبر پختونخوا اٹاناک زون ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، پنجاب پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن، پاکستان بزنس کونسل، اور سیز چیئیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، پاکستان چانکاجوائنٹ چیئیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، سابق چیئرمین ابوالآئی جناب ہارون شریف، اور سابق سی ای او نیشنل انڈسٹریل پارکس جناب سید محمد حسن۔

Ali, A. (2016) *Saving and Investment in Pakistan*. SBP Staff Notes 01/16. Karachi: State Bank of Pakistan;²

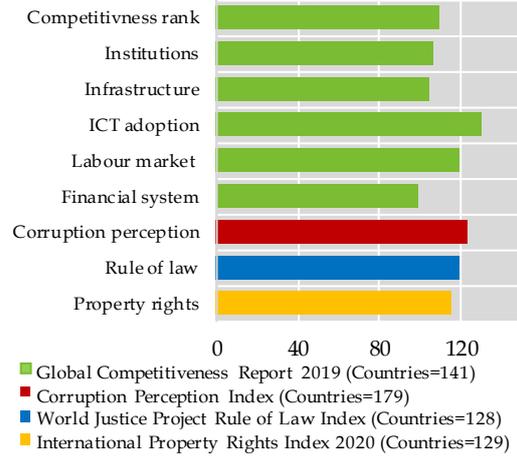
Lopez-Calix, J., and I. Touqeer (2013). *Revisiting the Constraints to Pakistan's Growth*. World Bank Policy Paper Series on Pakistan, no. PK 20/12.

Washington DC: World Bank; Khan, A. H., and K. Yun-Hwan (1999). *Foreign Direct Investment in Pakistan: Policy Issues and Operational Implications*. Mandaluyong: Asian Development Bank; Akram, N. (2011). *Impact of Public Debt on the Economic Growth of Pakistan*. *The Pakistan Development Review*, 50(4): 599-615.

Sanchez-Triana, E., Biller, D.; Nabi, I., Ortolano, L., Dezfali, G., Afzal, J., and S. Enriquez (2014). *Revitalizing Industrial Growth in Pakistan: Trade, Infrastructure, and Environmental Performance*. Directions in Development-Private Sector Development. Washington, DC: World Bank Group; Weiss, J., and S. Lall (2003). *Industrial Competitions: The Challenge for Pakistan*. Mandaluyong: Asian Development Bank; Nazeer, N., and R. Rasiah

(2016). *Explaining Pakistan's Premature Deindustrialization*. *Lahore Journal of Economics*, 21, 351-368.

شکل 7.2: منتخب اظہار یوں میں پاکستان کا درجہ



Source: World Bank, WEF, Transparency International, World Justice Project, Property Rights Alliance

سہولتوں کے حصول کی بھاری لاگت اور ناقص فراہمی، ماہر ہنرمندوں کی دستیابی میں رکاوٹیں، اور دیگر عملی عوامل شامل ہیں۔⁴

ابھرتی ہوئی کئی ترقی پذیر معیشتوں کو درپیش انفراسٹرکچر سے متعلق، قانونی، ادارہ جاتی اور عملی مسائل کا جو قابل قبول حل سمجھ میں آیا ہے وہ خصوصی اقتصادی زونز کی تشکیل ہے۔ میزبان ملک کی معیشت میں جو بھی ساختی نقائص ہوں ان سے سرمایہ کاروں کو الگ تھلک رکھ کر ان میں سے بہت سے مسائل کو حل کر لیا جاتا ہے۔ ایک مختص کردہ علاقے میں بہترین کاروباری ماحول تشکیل دے کر یہ کام کیا جاتا ہے۔ ترقی پذیر معیشتوں کے لیے آسان ہوتا ہے کہ وہ ایسا مطلوبہ انفراسٹرکچر اور پالیسی اصلاحات وہاں نافذ کریں جو پورے ملک میں فوری طور پر نافذ کرنا دشوار ہو۔ خصوصی اقتصادی زونز کے قیام سے پالیسی اصلاح کے تجربات آزمانے میں حکومتوں کو بھی مدد ملتی ہے، جس کے بعد وہ پورے ملک میں اسے نافذ کر سکتی ہیں۔⁵

اب جبکہ کاروبار اور کاروبار کے درمیان تعاون پر توجہ رکھتے ہوئے پاکستان سی پیک کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، خصوصی اقتصادی زونز سرمایہ کاری کو راغب کرنے، صنعت کاری کو فروغ دینے، مارکیٹ کی زیادہ رسائی اور علاقائی ارتباط میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔⁶ تاہم جیسا کہ بہترین بین الاقوامی روایات پر موجود لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے، خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی جزوی طور پر اس امر پر منحصر ہے کہ ایک جسم ضوابطی اور ادارہ جاتی فریم ورک تشکیل دیا جائے، جس میں ملک کی مسابقتی خوبیوں کے استعمال پر توجہ رکھی جائے۔

بہترین بین الاقوامی روایات پر موجود لٹریچر کی روشنی میں، اس باب میں خصوصی اقتصادی زونز کے فریم ورک، ادارہ جاتی انتظام، اور سرمایہ کاروں کو پیش کی گئی متعدد مالیاتی اور غیر مالیاتی ترغیبات کا جائزہ لے کر، پاکستان میں ان زونز کے ماحول کو جانچا گیا ہے۔ یہ باب انڈسٹریل اسٹریٹجی اور انکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے بارے میں پاکستان کے تجربات بھی بیان کرتا ہے، اور یہ بات اجاگر کرتا ہے کہ ان اقدامات سے بحیثیت مجموعی تمام ممکنہ فوائد نہیں اٹھائے جاسکے کیونکہ جن سہولتوں اور انفراسٹرکچر کا وعدہ کیا گیا تھا وہ نہیں پہنچائے گئے، جبکہ ریئل اسٹیٹ کی سرگرمیوں کی بنا پر ان زونز میں اراضی کی قیمت بڑھ گئی جس سے صنعتی سرمایہ کاری کا انخلا عمل میں آیا۔

اس باب میں پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز کے فوائد کو درپیش چیلنجوں پر بھی بحث کی گئی ہے جہاں زونز میں کاروبار دوست ماحول یقینی بنانے کے لیے ایک چھت کے نیچے تمام سہولتوں (One-Stop Shop) کی موثر دستیابی کا نہ ہونا، زون کے اداروں کے لیے قرضوں میں رکاوٹیں، اور نگرانی اور قدر پیمائی کے موزوں طریقہ کار کی عدم موجودگی بڑی بڑی رکاوٹیں ہیں۔ اس کے علاوہ ان زونز کی ممکنہ کامیابی میں حائل دیگر رکاوٹیں یہ بھی ہیں: موجودہ

⁴ پاکستان میں سرمایہ کاری میں حائل رکاوٹوں پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء میں باب 7 بعنوان ”پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل: کئی معاشیات سے آگے“۔

⁵ World Investment Report. (2019), *Special Economic Zones*. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development; Alexianu, M., Saab M.,

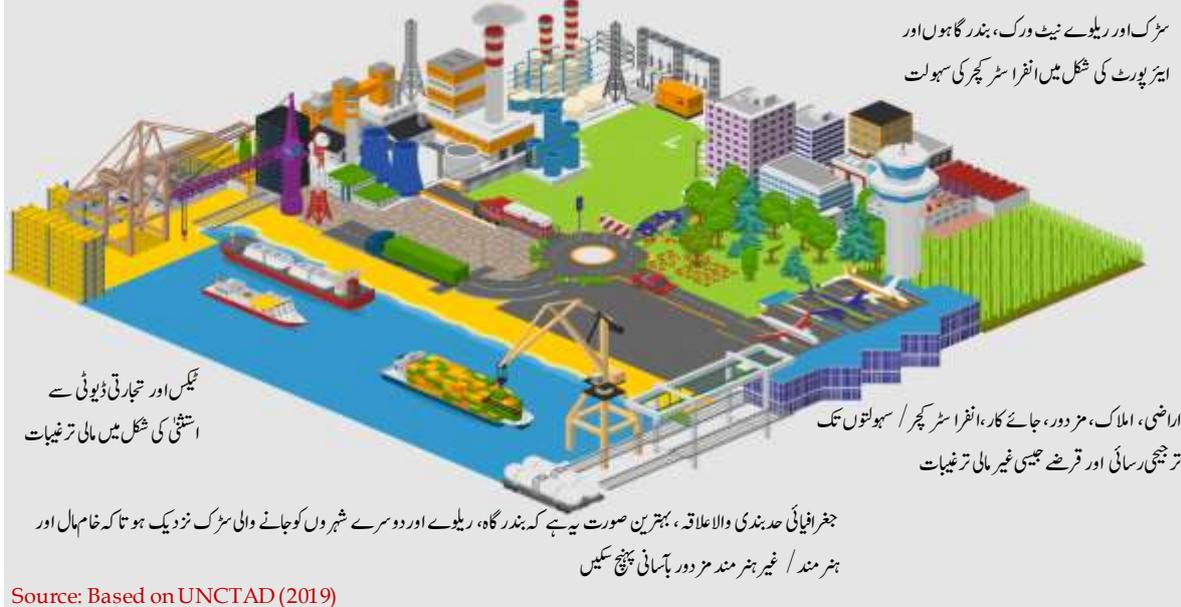
Teachout M., and A.K. Khandelwal (2019). *Doing Special Economic Zones Right: A Policy Framework*. London: International Growth Centre

⁶ سی پیک کے پہلے مرحلے میں انفراسٹرکچر اور توانائی میں حائل رکاوٹیں دور کرنے پر توجہ رکھی گئی۔ دوسرا مرحلہ صنعت کاری میں اضافہ کرنا اور زراعت کو جدید بنانا ہے۔ ماخذ: سی پیک سیکرٹریٹ، وزارت منصوبہ بندی، ترقیات اور خصوصی اقدامات (www.cpec.gov.pk/news/167)، اور وزارت منصوبہ بندی، ترقیات اور خصوصی اقدامات کا پریس ریلیز، بتاریخ 19 ستمبر 2019ء

(www.pc.gov.pk/web/press/get_press/348)

⁷ Khan, K. and S. Anwar (2016). Special Economic Zones (SEZs) and CPEC: Background, Challenges and Strategies; *The Pakistan Development*

شکل 7.3: خصوصی اقتصادی زون - چند بنیادی خصوصیات



آپشنز دیے گئے ہیں (سیکشن 7.5)۔ سیکشن 7.6 میں اختتامی تبصرے کے ساتھ باب ختم ہو جاتا ہے۔

ضوابطی نظام ان خصوصی اقتصادی زونز کو ملک کے مجموعی قانونی ماحول سے الگ تھلگ نہیں کرتا، ہنرمند مزدوروں کی تشویش ناک حد تک عدم دستیابی۔

7.2 اصول درجہ بندی، ارتقاء اور کامیابی کے عوامل

خصوصی اقتصادی زونز ایک وسیع اصطلاح ہے جس میں کئی اقسام کے صنعتی اور غیر صنعتی کاروباری علاقے شامل کیے جاسکتے ہیں جن پر مختلف ممالک واضح اہداف پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ گذشتہ کئی عشروں سے تجربات کر رہے ہیں (شکل 7.3)۔ بعض ممالک تاجروں کو ڈیوٹی فری علاقوں کی پیشکش کرتے ہیں جہاں گودام، ذخیرہ گاہ اور تقسیم کی سہولتیں موجود ہوتی ہیں۔ انہیں فری ٹریڈ زونز (ایف ٹی زیڈ) کہا جاتا ہے۔ دیگر ملکوں نے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز بنائے ہیں جہاں اداروں کو فری ٹریڈ والے حالات میں کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے، جبکہ برآمدی اشیاء بنانے کے لیے انہیں پلانٹ، مشینری، اور خام مال کی ڈیوٹی فری درآمد جیسی ترغیبات فراہم کی جاتی ہیں۔

ان دشواریوں کے پیش نظر، ایک چھت کے نیچے واحد سہولت کار کے تحت تمام سہولتوں کی موثر دستیابی کی سفارش کی جاتی ہے، جبکہ اختیارات کو گڈ ٹڈ ہونے سے بچانے کے لیے وظائف اور ذمہ داریوں کا واضح تعین کیا جائے، اور خصوصی اقتصادی زونز کے مقدمات تیزی سے نمٹانے کے لیے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ خصوصی کمرشل کورٹس کو مرکزی حیثیت دی جائے۔ نیز، ہنرمندی کی کمی پوری کرنے کے لیے مقامی مزدوروں کی تربیت کی ترغیب دی جاسکتی ہے، جبکہ سرمایہ کاروں کے لیے قرضوں کی سہولت فراہم کرنے کے لیے سہ فریقی معاہدوں جیسے تخلیقی حل تلاش کیے جاسکتے ہیں۔

اسی طرح، بعض ممالک انڈسٹریل پارک / انڈسٹریل زون اور انڈسٹریل اسٹیٹ جیسے علاقے تشکیل دیتے ہیں جہاں سڑکوں، ٹرانسپورٹ، پبلک یٹیلیٹیز جیسی بہت سی سہولتیں موجود ہوتی ہیں جبکہ چند مشترک آسائشیں بھی ہوتی ہیں جنہیں اشیاء سازوں اور سرمایہ کاروں کے ایک گروپ کے درمیان تقسیم کر

اسی طرح، اس باب کو یوں منظم کیا گیا ہے: اگلے سیکشن میں اصول زمرہ بندی، ارتقاء اور ان عوامل کو بیان کیا گیا ہے جو دنیا بھر میں خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے لیے اہم سمجھے جاتے ہیں۔ سیکشن 7.3 صنعتی علاقوں اور ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے معاملے میں پاکستان کے تجربے کے ساتھ ساتھ ملک میں خصوصی اقتصادی زونز کے موجودہ ڈھانچے پر روشنی ڈالتا ہے۔ سیکشن 7.4 پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز کی نمو کو درپیش چند اہم چیلنجز اجاگر کیے گئے ہیں، جس کے بعد خصوصی اقتصادی زونز کے آگے بڑھنے کے لیے پالیسی

شکل 4.7: پست اور متوسط آمدنی والے ملکوں میں اقتصادی زونز کی مختلف اقسام بنانے کے حکومتی مقاصد



Source: UNESCAP (2005). Free Trade Zone and Port Hinterland Development. Bangkok: UNESCAP
 S. Liang (2011). Physical Planning Strategies of National High-Tech Industrial Development Zones in China. Publicly Accessible Penn Dissertations 989. Pennsylvania: University of Pennsylvania.
 UNCTAD (2019). World Investment Report 2019. Geneva: UNCTAD

دیا جاتا ہے، اگرچہ اس کا کوئی یادگیر فائدہ نہیں ہوتا (شکل 4.7)۔⁸ عرصے سے اس اصطلاح میں ہائی ٹیک انڈسٹریز کے لیے ٹیکنالوجی کی ترقی کے علاقوں کو بھی شامل کیا جا رہا ہے، جس میں زیادہ توجہ صنعتی اپ گریڈیشن اور نئی صنعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ صحت، سیاحت اور تعلیمی مراکز پر بھی دی جاتی ہے۔⁹

ایک سروے کے مطابق جو 2019ء میں کیا گیا، اکثر ملتے جلتے اقسام کے مخصوص زونز کو بیان کرنے کے لیے کم از کم 82 مختلف اصطلاحات مختلف ملکوں کی قانون سازی اور اشتہاری مواد میں استعمال کی جاتی ہیں۔¹⁰ تاہم ان میں سے بیشتر کو 'خصوصی اقتصادی زونز' (SEZ) کے جزک لیبل کے تحت مجتمع کر دیا گیا تھا۔ پاکستان میں بھی ماضی میں ایسی مثالیں ہیں (ایس ای زیڈ ایکٹ 2012ء کی منظوری سے پہلے) جب گدوں املازنی جیسے صنعتی علاقے کو محققین اور سرمایہ کاری کے فروغ کے اداروں دونوں نے خصوصی اقتصادی زون قرار دیا تھا۔¹¹

خصوصی اقتصادی زونز کی اصطلاح کی حال ہی میں تشریح کی گئی ہے، اگرچہ ایک وسیع اصطلاح کے طور پر یہ تصور کم از کم کئی عشرے پرانا ہے۔ پہلی بار قابل ذکر تشریح عالمی بینک کے ایک مقالے میں 2015ء میں استعمال کی گئی جب خصوصی اقتصادی زون ایک ایسے علاقے کو قرار دیا گیا جس کی چند جغرافیائی حدود ہوں، جس کا انتظام چلانے والی صرف ایک اتھارٹی ہو، جو کم ٹیکس اور ڈیوٹی جیسی مالی ترغیبات، اور زمین، لیبر، یوٹیلٹیز، انفراسٹرکچر تک رسائی اور انتظامی تعاون جیسی غیر مالی ترغیبات پیش کرے۔¹²

یو این سی ای ڈی نے 2019ء میں خصوصی اقتصادی زون کی تشریح یوں کی "جغرافیائی طور پر محدود علاقے جن میں حکومت مالی اور ضوابطی ترغیبات اور انفراسٹرکچر کے تعاون کے ذریعے صنعتی سرگرمی کو سہولت فراہم

⁸ ماخذ: یو این سی ای ڈی (1997)۔ ترقی پذیر ملکوں میں صنعتی علاقوں کے قیام کے لیے رہنما ہدایات۔ ویانا: یونائیٹڈ نیشنز انڈسٹریل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن۔

⁹ ورلڈ انویسٹمنٹ رپورٹ، (2019)۔ اسٹیٹس آف انڈسٹریل زونز۔ جیو اینڈ یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن ٹریڈ اینڈ ڈیولپمنٹ۔

¹⁰ Bost, F. (2019). "Special Economic Zones: Methodological Issues and Definition", *Transnational Corporations Journal*, Vol. 26, No. 2

¹¹ ایسی ایک مثال برکی اے اے، منیر اے اے، خان ایم اے، خان ایم یو، فہیم اے، خالد اے، اور ایس ٹی حسین (2021) کی ہے۔ *Industrial Policy, Its Spatial Aspects and Cluster*

Development in Pakistan۔ لاہور: لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز۔

¹² Douglas Z. (2015). *Global Experiences with Special Economic Zones Focus on China and Africa*, Policy Research Working Paper 7240,

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

چین نے 1980ء میں دو صوبوں گوآننگ ڈانگ اور فوجیان میں چار زون بنائے۔ چار سال بعد چین نے 14 ساحلی شہروں کو 'اکنامک اینڈ ٹیکنیکل ڈیولپمنٹ زونز' (ای ٹی ڈی زیڈ) قرار دے دیا اور انہیں اُس قسم کی ترغیبات دیں جو جدید دور کے خصوصی اقتصادی زونز کو دی جاتی ہیں۔ چنانچہ 1979ء سے 1991ء تک چین میں آنے والی مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تقریباً 70 فیصد ان ہی زونز کی طرف آیا۔¹⁶

چین نے بتدریج ترقی کرتے ہوئے 'ہائی ٹیک انڈسٹریل ڈیولپمنٹ زونز' (ایچ آئی ڈی زیڈ) بنالیے جنہوں نے ٹیکنالوجی اور اختراع کو فروغ دیا۔ یو این سی ٹی اے ڈی (2019) کے مطابق دنیا بھر میں قائم خصوصی اقتصادی زونز میں سے 47 فیصد صرف چین میں ہیں۔ تاہم چینی ماڈل اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کا انتظامی ڈھانچہ غیر مرکزی ہے جس میں مقامی حکومت کی بنائی ہوئی ایک کمیٹی اتنی باختیار ہوتی ہے کہ (متعین حدود میں رہ کر) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے منصوبوں کی منظوری دیتی ہے اور ساتھ ساتھ اراضی کے استعمال کے ضوابط بناتی اور انفراسٹرکچر کی بہتری کی منظوری دیتی ہے۔¹⁷

ترقی پذیر ملکوں میں خصوصی اقتصادی زونز کی ترقی

چین کی کامیابی کے بعد خصوصی اقتصادی زونز سرمایہ کاری پالیسی کے لیے ایک مقبول عام طریقہ بن گیا، چنانچہ 1986ء میں 47 ملکوں میں 176 خصوصی اقتصادی زونز تھے جو بڑھ کر 2006ء میں 130 ملکوں میں 3500 ہو گئے۔ 2018ء تک یہ تعداد 147 ملکوں میں 5400 خصوصی اقتصادی زونز تک جا پہنچی تھی جبکہ مزید 500 نئے منصوبوں کے زیر تکمیل ہونے کی توقع تھی۔ ان میں سے تقریباً 89 فیصد اقتصادی زونز ترقی پذیر ملکوں میں واقع ہیں جو ان ملکوں کو تجربہ کرنے، اصلاحات متعارف کرانے اور تھوڑا تھوڑا کر کے معاون انفراسٹرکچر کی فراہمی کا موقع دیتے ہیں، کیونکہ ان ملکوں کے لیے اکثر یہ مشکل

کرے۔"¹³ اس تشریح کے بعد ہی علمی تحریروں اور مطبوعات میں خصوصی اقتصادی زونز کو فری ٹریڈ زونز اور ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے ساتھ خلط ملط کرنے کا رجحان کچھ کم ہوا۔¹⁴

بہ الفاظ دیگر، ایک خصوصی اقتصادی زون کو، خاص طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں، ناقص نظم و نسق اور نا کافی انفراسٹرکچر کے وسیع و عریض سمندر میں مثالی جزیرہ کہا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب، صنعتی علاقے جغرافیائی طور پر محدود و متعین ہو سکتے ہیں، اور انہیں بنیادی انفراسٹرکچر بھی فراہم کیا جاسکتا ہے، تاہم وہ مالی، زمینی، لیبر اور یوٹیلٹیز کے لیے خصوصی ضوابطی نظام کے حامل نہیں ہوتے۔ اسی طرح ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز بھی جغرافیائی طور پر متعین علاقے ہوتے ہیں جنہیں اکثر کسٹم ڈیویژن اور ملکی لیبر قوانین سے استثنیٰ دیا جاتا ہے، تاہم وہاں کے ادارے سخت شرائط کے تحت ملک میں اپنی مصنوعات فروخت نہیں کر سکتے۔

خصوصی اقتصادی زونز کا ارتقا

فری اقتصادی زونز ایک ہزار سال سے زائد عرصے سے موجود ہیں۔ قدیم ترین اقتصادی زونز فری پورٹ کی صورت میں موجود تھے جنہیں تجارت کی آزادانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔¹⁵ جدید دور میں ابتدا میں ملکوں نے تجارت کو سہولت دینے کے لیے فری ٹریڈ زون بنائے، تاہم صنعت کاری اور برآمدات کو مقصد بنانے سے ان کے اندر اشیا سازی کے ادارے بنائے جانے لگے۔ چنانچہ ایکسپورٹ پراسیسنگ زون کا اچھوتا تصور ابھرا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملکوں نے زونز کی مختلف اقسام کے ساتھ تجربات کیے جن میں سب سے حوصلہ افزا تجربات چین میں کیے گئے۔

چین کے خصوصی اقتصادی زونز: تبدیلی کی حوصلہ افزا مثال

World Investment Report. (2019). *Special Economic Zones*. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development ¹³

Bost, F. (2019). "Special Economic Zones: Methodological Issues and Definition". *Transnational Corporations Journal*, Vol. 26, No. 2, 2019 ¹⁴

Grubel, H. (1982). "Towards a Theory of Free Economic Zones." *Weltwirtschaftliches Archiv*, 118(1), 39-61 ¹⁵

Zeng, Z. (2015). *Global experiences with special economic zones: focus on China and Africa*. Policy Research Working Paper Series 7240, ¹⁶

Washington DC: World Bank; Graham, E. (2004). "Do Export Processing Zones Attract FDI and its Benefits?" *International Economics and Economic Policy*, 1.87-103. 10.1007/s10368-003-0003-4

UNESCAP (2017). *Handbook on Policies, Promotion and Facilitation of Foreign Direct Investment for Sustainable Development in Asia and the* ¹⁷

Pacific. Bangkok: United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific

کامیابی کا پیمانہ

خصوصی اقتصادی زونز کی کارکردگی جانچنے کا ایک آفاقی معیار بنانا دشوار کام ہے۔ اس کی تین اہم وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ کسی زون کا بنیادی مقصد مختلف ہو سکتا ہے اور اس کی کامیابی یا ناکامی کے بارے میں فیصلہ بنیادی طور پر اس مقصد کے حصول پر منحصر ہو گا۔ ممکن ہے، کچھ ممالک کے نزدیک اس کا مقصد بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنا ہو۔ دوسروں کے لیے یہ مقصد مختلف پالیسی اصلاحات کا تجربہ کرنا ہو سکتا ہے۔¹⁹ خصوصی اقتصادی زونز کے مطلوبہ نتائج بھی ارتقا پذیر ہیں (جدول 7.1)۔

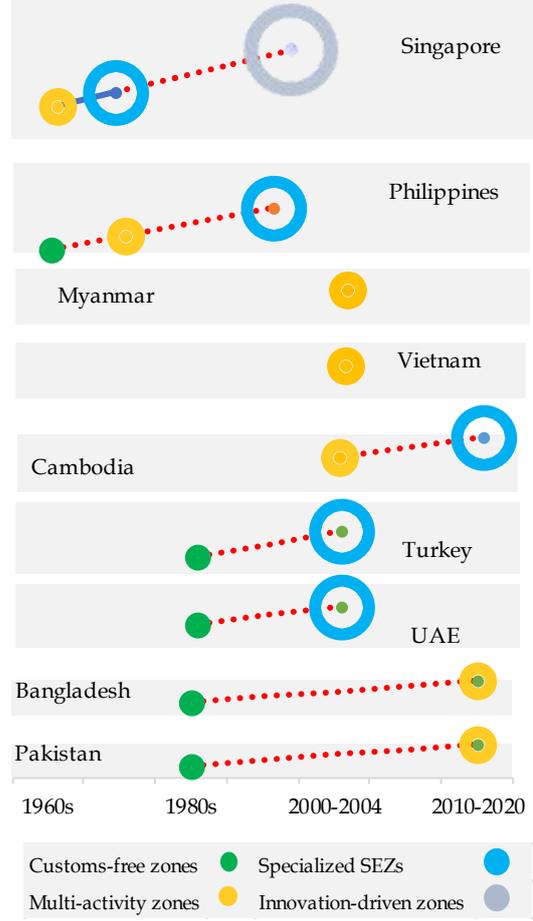
جدول 7.1: خصوصی اقتصادی زونز کا ارتقا

اہداف	زون
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، برآمدات، زرمبادلہ	1.0
زون + 1.0 مقامی روابط، بڑا حجم، مالی ترغیبات پر کم انحصار	2.0
زون + 2.0 ماحولیاتی اور سماجی ترقی	3.0

ماخذ: زیگ (2016)²⁰

دوسری وجہ، خصوصی اقتصادی زونز کی مختلف اقسام ہیں جن کے ترجیحی شعبے مختلف ہیں چنانچہ ان کی کارکردگی ناپنے کے لیے ایک ہی پیمانہ بنانا دشوار ہے۔ مثال کے طور پر کسی ہائی ٹیک زون اور کسی فری ٹریڈ زون کی کارکردگی کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک ہی پیمانہ کام نہیں دے سکتا۔ آخری وجہ یہ کہ انتظامی طرز اور اعداد و شمار مرتب کرنے میں جو فرق پائے جاتے ہیں وہ بھی خصوصی اقتصادی زونز کا مختلف ملکوں میں یکساں موازنہ مشکل بنا دیتے ہیں۔²¹ خصوصی اقتصادی زونز کے مختلف پہلوؤں، مثلاً ملکی معیشت پر ان کے ذیلی اثرات، پر تجربی مطالعات نایاب ہیں۔²²

شکل 7.5: مختلف ملکوں میں خصوصی اقتصادی زونز کا ارتقا



Source: UNCTAD (2019)

ہوتا ہے کہ کوئی چیز یکدم پورے ملک میں پھیلا دی جائے۔ ان ملکوں میں حکومتیں ابتدا میں فری ٹریڈ زون اور کثیر الاستعمال زون بناتی ہیں جن میں بنیادی توجہ مزدوروں کو کھپانے اور برآمدی صنعتیں بنانے پر دی جاتی ہے۔ بالآخر یہ خصوصی، جدت طراز اور خدمات کے شعبے پر مرکوز خصوصی اقتصادی زونز میں ڈھل جاتے ہیں (شکل 7.5)۔¹⁸

¹⁸ World Investment Report (2019), Special Economic Zones. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development

¹⁹ Farole, T. (2011). *Special Economic Zones in Africa: Comparing Performance and Learning from Global Experience*. Directions in Development; trade. Washington, DC: World Bank

²⁰ D. Zeng (2016). *Special Economic Zones: Lessons from the Global Experience*. Private Enterprise Development in Low Income Countries, Synthesis Paper Series.

²¹ UNESCAP (2017). *Handbook on Policies, Promotion and Facilitation of Foreign Direct Investment for Sustainable Development in Asia and the Pacific*. Bangkok: United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific

²² Frick S., and A. Rodrigues-Pose (2021). Special Economic Zones and Sourcing Linkages with the Local economy: Reality or Pipedream? *European journal of Development Research*, DOI: 10.1057/s41287-021-00374-4.

بیان کردہ مقاصد اور اہداف:

ایک کامیاب خصوصی اقتصادی زون کے لیے نقطہ آغاز یہ ہے کہ واضح طور پر بیان کردہ مقاصد طے کیے جائیں، جو اُس زون کی خصوصیات، مسابقتی فوئیت، اور جائے وقوع پر منحصر ہوں۔ چین میں خصوصی اقتصادی زونز، جو دنیا کے کامیاب ترین زون ہیں، اپنا واضح نشانہ اور اہداف رکھتے ہیں۔²⁴ اہداف کی شناخت لازمی ہے کیونکہ متعلقہ بنیادی پالیسی فریم ورک ان ہی کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی خصوصی اقتصادی زون کا بنیادی مقصد روزگار کا فروغ ہے تو وہ ایسی پالیسیوں کے ساتھ کام کرے گا جو زیادہ مزدور کھپانے والی صنعتوں کو اپنی طرف راغب کریں۔ تاہم اگر مقصد برآمدات بڑھانا یا ٹیکنالوجی کی منتقلی ہے تو پالیسی فریم ورک ان مقاصد کی عکاسی کرے گا۔ نیز، ایسے خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کا زیادہ امکان ہے جن کے مقاصد وسیع ترین الاقوامی صنعتی پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ ہوں، جس کے بعد ایک قابل عمل منصوبے کی باری آتی ہے۔²⁵

ایک جسیم ضوابطی فریم ورک کی تشکیل:

خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کی خاطر ضروری ہے کہ ان کو چلانے کے لیے ملکی قانونی فریم ورک میں الگ قوانین اور ادارہ جاتی انتظام بنایا جائے۔ مثال کے طور پر چین ان زونز کو چلانے کے لیے عدم مرکزیت کا ڈھانچہ استعمال کرتا ہے جس کی تین سطحیں ہیں: ملکی قوانین سے پالیسی ہدایات ملتی ہیں، صوبائی قوانین صوبوں میں ایک دوسرے سے مختلف حالات کو پیش نظر رکھتے ہیں، اور خصوصی اقتصادی زون کے انفرادی قوانین جو ہر زون کی انفرادیت کی وضاحت کرتے ہیں۔²⁶ بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے بھی قوانین کو استعمال کیا جاتا ہے جس کے لیے اُن کے مفادات کا تحفظ، اور زون کے آپریشنز میں ممکنہ ابہام کو دور کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ترکمانستان میں، مستقبل میں ضوابط کی تبدیلی سے جو منفی اثرات پڑ سکتے ہیں، خصوصی اقتصادی زونز کے قوانین بیرونی سرمایہ کاروں کو ان اثرات سے تحفظ کی

مختلف خصوصیات اور مقاصد رکھنے کے باوجود خصوصی اقتصادی زونز کی اثر انگیزی کا تجزیہ کرنے میں مدد دینے والے چند وسیع پیمانے موجود ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: ملکی معیشت کے ساتھ روابط، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور ماحولیات پر اثرات۔ علاوہ ازیں برآمدات، روزگار اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ان زونز کا کردار ان کی کامیابی کے مشترک پیمانے ہیں۔

ورلڈ انویسٹمنٹ رپورٹ 2019ء کے مطابق چین میں خصوصی اقتصادی زونز میں بیرونی براہ راست مجموعی سرمایہ کاری کا 80 فیصد سے زائد آتا ہے۔ ویت نام میں یہ تناسب 60 سے 70 فیصد درمیان ہے جبکہ ملائیشیا میں خصوصی اقتصادی زونز میں آنے والی مجموعی سرمایہ کاری کا تقریباً 90 فیصد بیرونی سرمایہ کار بھیجتے ہیں۔ برآمدات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو میکسیکو کی مجموعی برآمدات میں 31 فیصد حصہ خصوصی اقتصادی زونز کا ہوتا ہے۔ فلپائن میں یہ

تناسب 60 فیصد، مصر میں 25 فیصد، اور بھارت میں تقریباً 10 فیصد ہے۔ تاہم خصوصی اقتصادی زونز کے معیشت پر اثرات اور حصہ داری، خصوصاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں حصہ داری کی پیمائش مشکل ہے کیونکہ ڈیٹا کی قلت ہے۔ ممالک ہوں یا کثیر جہتی ادارے، خصوصی اقتصادی زونز کے لیے کلیدی معاشی اعداد و شمار علاحدہ سے رپورٹ کرتے ہیں نہ ان پر نظر رکھتے ہیں، جبکہ یہ حقیقت پیمائش کے مسئلے کو دو چند کر دیتی ہے کہ خصوصی اقتصادی زونز کی تشریح پر اتفاق رائے حال ہی میں ہوا ہے۔²³

کامیابی کے عوامل

ایک کامیاب خصوصی اقتصادی زون قائم کرنے کے لیے مختلف عوامل پر مبنی ایک جامع حکمت عملی درکار ہوتی ہے۔ لٹریچر اور دوسرے ملکوں کے تجربات سے اخذ کردہ بعض مشاہدات پر یہاں بحث کی گئی ہے۔

²³ World Investment Report (2019), Special Economic Zones. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development

²⁴ Zeng, D. Z. (2015). *Global Experiences with Special Economic Zones: Focus on China and Africa*. Policy Research Working Paper No. 7240.

Washington, DC: World Bank

²⁵ Aggarwal, A. (2019). SEZs and Economic Transformation: Towards a Developmental Approach. *Transnational Corporations*, 26(2), 27-47

²⁶ Zheng, H. R. (1987). "Law and Policy of China's Special Economic Zones and Coastal Cities." *NYLS Journal of International and Comparative*

Law. Vol. 8: No. 2, Article 2

اندراج، اجازت نامے کے اجراء اور دیگر ضوابطی تقاضوں کو ایک ہی جگہ پورا کرنے والے ہوں بلکہ زیادہ اہم یہ ہے کہ کاموں کی تکمیل کی ترجیحی مدت واضح بتائی جائے اور ان اقتصادی زونز کے لیے طریقہ کار سادہ و آسان رکھا جائے۔³⁰

انفراسٹرکچر:

زون کے اندر مقیم افراد کے لیے انفراسٹرکچر، جس میں سڑکیں، ریلویز، پانی، بجلی، صحت، تعلیم، اور تربیتی سہولتیں شامل ہیں، بنیادی عنصر ہے۔ کھڈارو اور سینٹا (2008) نے ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد کے درمیان مثبت ارتباط معلوم کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے مارشلس کا تجزیہ کیا اور اس کے نتائج کا اطلاق 20 دیگر افریقی ملکوں پر کیا۔³¹ دبئی، سنگاپور، چین اور ملائیشیا میں تمام کامیاب زونز میں معیاری انفراسٹرکچر موجود ہے، جبکہ جنوبی کوریا میں یہ زونز غیر ملکی سرمایہ کاروں کو جدید ترین تعلیمی اور طبی خدمات کے ساتھ ساتھ تفریحی سہولتیں بھی دیتے ہیں۔³²

مالی ترغیبات:

ٹیکس میں رعایت، منافع منقسمہ پراسٹٹی اور انکم ٹیکس، اور ڈیوٹی فری درآمدت جیسی مالی ترغیبات کا زون کی کارکردگی کے ساتھ یقیناً مثبت ربط (correlation) ہے اور ان سے ابتدائی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مدد ملتی ہے۔³³ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسی مالی ترغیبات عام طور پر کچھ ہی عرصے کے لیے مؤثر رہتی ہیں۔ یہ مالی ترغیبات ختم ہونے کے بعد طویل عرصے میں جو چیز کسی خصوصی اقتصادی زون کو کامیاب بناتی ہے اور صنعتوں کو زون سے باہر نکلنے سے روکتی ہے وہ جانے و قوع کا فائدہ اور انفراسٹرکچر اور دیگر خدمات کی فراہمی ہے۔³⁴

ضمانت دیتے ہیں۔²⁷ اس قسم کے قانون سے سرمایہ کاروں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے چنانچہ وہ طویل مدتی سرمایہ کاری کا ارادہ کر سکتے ہیں۔

فری اکنامک زون کے تقریر اور انتظام پر جنوبی کوریا کا خصوصی ایکٹ 2017ء ایسے ضوابط کی عمدہ مثال ہے جن میں خصوصی اقتصادی زون میں متعلقہ فریقوں کے کردار کی وضاحت کی گئی ہو۔ اس میں مختلف سرکاری محکموں اور زون کی انتظامیہ کی ذمہ داریوں کی صراحت کی گئی ہے۔²⁸ اس قانون میں بیرونی سرمایہ کاروں کا معیار زندگی بہتر بنانے پر بھی قوانین موجود ہیں، مثال کے طور پر آرٹیکل 20 اور 22 غیر ملکی باشندوں کے لیے غیر ملکی زبانوں کی سہولت اور تعلیمی نظام کا وعدہ کرتا ہے۔

خصوصی اقتصادی زونز کی کارگزاری بہتر بنانے والے قانون کی ایک اور مثال بنگلہ دیش اکنامک زونز ایکٹ 2010ء ہے۔ اس قانون کا آرٹیکل 13 (ڈی) حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی زون کو الیکٹریٹی ایکٹ 2010ء سے مستثنیٰ کر سکتی ہے۔ اس طرح خصوصی اقتصادی زونز کی فرم کو یہ مدد ملتی ہے کہ اسے بجلی کا کنکشن اوسطاً 31 دن میں مل جاتا ہے جبکہ زون سے باہر بجلی کنکشن 100 دنوں میں ملتا ہے۔²⁹ آرٹیکل 13 (ایچ) بلڈنگ کنسٹرکشن ایکٹ 1952ء سے مستثنیٰ کرتا ہے، چنانچہ خصوصی اقتصادی زون میں فرم کو تعمیرات کا اجازت نامہ دو دن میں مل جاتا ہے جبکہ زون سے باہر 68 دن میں ملتا ہے۔

کاروبار دوست ماحول:

کامیابی کا ایک اور اہم عنصر ایک جگہ یا ایک چھت تلے تمام سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ سازگار کاروباری ماحول ہے۔ یہاں ان زونز کی کامیابی کے لیے تمام ضوابطی اداروں کے نمائندوں کی ایک جگہ محض موجودگی کا ذکر نہیں ہو رہا جو

World Investment Report. (2019). *Special Economic Zones*. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development²⁷

ماخذ: قانون سازی کا تحقیقی کوریائی ادارہ، اس لنک پر دستیاب ہے: (www.elaw.klri.re.kr/eng_service/lawView.do?hseq=46782&lang=ENG)²⁸

Khandelwal, A. K., and M. Teachout (2016). *Special Economic Zones for Myanmar*. London: International Growth Centre²⁹

Farole, T., Baissac, C. and J., Gauthier (2013). *Special Economic Zones: A Guidance Framework for Policymaking. Draft*. Washington DC: World Bank³⁰

Khadaroo, A. J., and B. Seetana (2010). "Transport Infrastructure and Foreign Direct Investment". *Journal of International Development*, 22, 103-123³¹

Korean Free Economic Zone, available at: www.fez.go.kr/global/en/why/environment.do: ماخذ³²

Aggarwal, A. (2005). *Performance of export processing zones: a comparative analysis of India, Sri Lanka and Bangladesh*. Working Paper No. 155³³

New Delhi: Indian Council for Research on International Economic Relations

Farole, T. (2011). *Special Economic Zones in Africa: Comparing Performance and Learning from Global Experience*. Directions in Development; ³⁴

trade. Washington, DC: World Bank.

1960ء) میں حکومت نے سستی اراضی والی مخصوص جگہوں پر صنعت کاری کو سازگار ماحول دینے کا خیال اپنایا تھا۔ یہ اراضی سڑکوں، پانی، بجلی، سیدر تاج، ٹیلی فون لائنوں اور ریل کی سہولت سے آراستہ تھی۔³⁹ یہ اسکیم دوسری ترقی پذیر معیشتوں کے مطابق تھی، جیسے تھائی لینڈ، فلپائن اور سنگاپور، جنہوں نے اسی زمانے میں صنعتی علاقے (اسٹیشن) قائم کیے جو کہ صنعت کاری اور بعد ازاں تیزی سے معاشی ترقی کی جانب ایک قدم تھا۔⁴⁰

صوبائی سطح پر صنعتی علاقوں کا قیام:

تمام صوبوں نے 1970ء کی دہائی کے آغاز تک مخصوص صنعتی علاقے قائم کرنا شروع کر دیے، جن میں زیادہ تر ان کی چھوٹے پیمانے کی صنعتی کارپوریشنوں کے تحت قائم کیے گئے۔ مقامی طور پر دستیاب پیداواری عوامل کی بنیاد پر قائم کردہ یہ صنعتی علاقے ابتدائی طور پر چھوٹے اور گھریلو صنعتوں میں کلسٹر کی تشکیل کو فروغ دینے کے لیے بنے گئے تھے جس کے لیے انہیں مطلوبہ انفراسٹرکچر اور بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی تھیں۔ ان میں سے کچھ صنعتی علاقوں نے انکم ٹیکس میں رعایتوں اور مشینری کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی سے چھوٹ کی صورت میں مالی مراعات بھی پیش کیں۔ یہ ترغیبات مختلف علاقوں میں مختلف تھیں اور ان کا انحصار علاقے میں ترقیاتی سطح پر ہوتا تھا۔⁴¹

کچھ ابتدائی صنعتی علاقے مختلف صنعتوں کا مرکز بن گئے۔ مثال کے طور پر سیالکوٹ میں جراحی کے آلات، چرمی لباس اور کھیلوں کے سازوسامان کو کامیابی سے ترقی ملی جبکہ گھریلو ترقی سازوسامان، مشینری، فاؤنڈری، اور زرعی آلات کی صنعتوں نے گوجرانوالہ کے صنعتی علاقوں (اول، دوم اور سوم) کے

متعدد خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے پیچھے یہ اہم خصوصیت ہے، کیونکہ یہ اختلافات اور طویل قانونی چارہ جوئی سے بچاتی ہے۔³⁵ خاص طور پر زون کے انٹرپرائزز سے متعلق تنازعات کے تیزی سے حل کے لیے قائم خصوصی عدالتیں یا ثالثی ٹریبونل غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش ثابت ہو سکتے ہیں۔ مختصر وقت میں مقدمات کا حل ان ممالک کے لیے اہم ہو جاتا ہے جہاں عدالتی نظام پر پہلے ہی بوجھ ہے۔ دبئی کی ڈیسیوٹ ریزولوشن اتھارٹی، دبئی انٹرنیشنل فنانشل سنٹر خصوصی اقتصادی زونز کے اندر معاملات حل کرنے کے لیے بنائے گئے خاص طریقہ کار کی عمدہ مثال ہے۔³⁶

جائے وقوع، مسابقتی فائدہ، اور زون کا حجم:

اسٹریٹجک جائے وقوع بھی زون کی کامیابی کے لیے بہت اہم ہے۔ فرک وغیرہ (2018) نے 22 ممالک کے 255 زونز کا ڈیٹا استعمال کرتے ہوئے، خصوصی اقتصادی زون کی نمو اور بڑی بندرگاہوں، شہروں اور مارکیٹوں سے فاصلے کے درمیان منفی ربط دکھایا۔³⁷ مزید یہ کہ، زون کی سرگرمیوں کے پہلے پانچ سال کے دوران زون کی نمو کا تخمینہ لگاتے ہوئے، یہ بھی ظاہر کیا کہ نسبتاً بڑے زونز کے کامیاب ہونے کی صلاحیت زیادہ ہے۔ نیز، جائے وقوع کا فیصلہ کرتے وقت ہنرمند دور اور خام مال کی دستیابی کو مد نظر رکھنا چاہیے۔³⁸

17.3 اقتصادی زونز: پاکستان کے تجربے کا جائزہ

پاکستان میں حد بندی کے اندر صنعتی علاقوں کا تصور ملک کی ابتدائی معاشی پالیسیوں میں بھی ملتا ہے۔ اولین پانچ سالہ قومی ترقیاتی منصوبے (1955ء تا

Cheng, T. (2019). "From Special Economic Zones to Greater Special Economic Region – Hong Kong Special Administrative Region as a Model for

Legal Infrastructure Design." *Transnational Corporations Journal*, Vol. 26, No. 3, 2019

Sharar, D.Z., and M.A. Khulaifi (2016). "The Courts in Qatar Financial Centre and Dubai International Financial Centre: A Comparative Analysis." ³⁶

Hong Kong Law Journal, Volume 46, Part 2 of 2016

S. A. Frick, Andrés R., and W. Michael (2018). "Towards economically dynamic Special Economic Zones in emerging countries," *Papers in* ³⁷

Evolutionary Economic Geography (PEEG) 1816, Utrecht University

Aggarwal, A. (2005). *Performance of export processing zones: a comparative analysis of India, Sri Lanka and Bangladesh*. Working Paper No. 155 ³⁸

New Delhi: Indian Council for Research on International Economic Relations

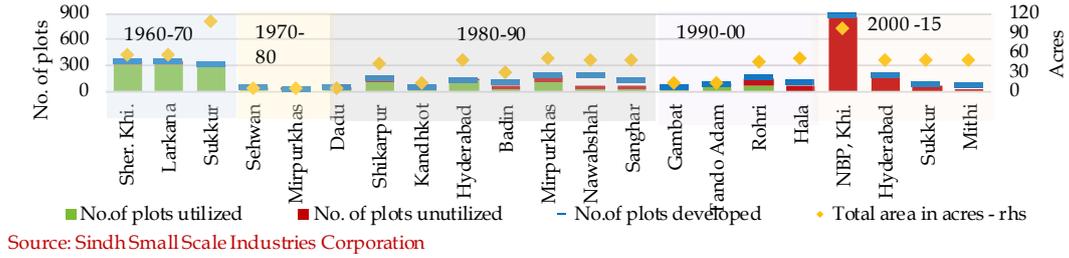
First, Five Year Plan 1955-60, Planning Commission of Pakistan: ماخذ ³⁹

ERIA Study Team (2016). 'The Development of Industrial Estates', in Nishimura, H., F. Kimura, M. Ambashi, and S. Keola (eds.), Lao PDR at: ماخذ ⁴⁰

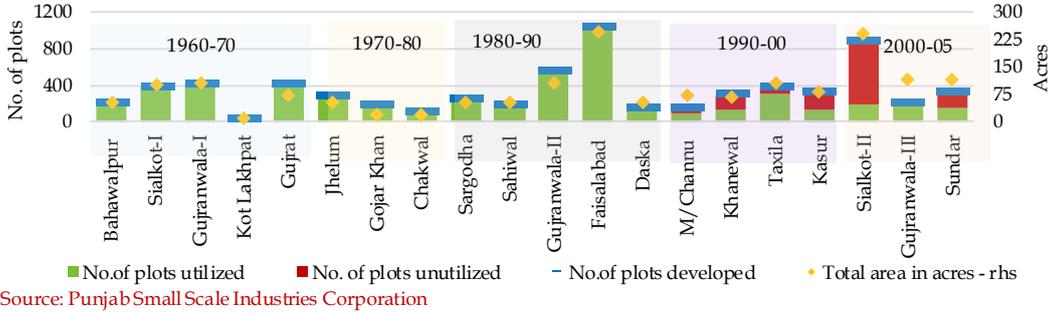
the Crossroads: Industrial Development Strategies 2016-2030. ERIA Research Project Report 2015-2, Jakarta: ERIA, pp.61-98

H. Pasha and Z. Ismail, (1988). "Determinants of Success of Industrial Estates in Pakistan." *Pakistan Economic and Social Review*, 26(1), 1-19 ⁴¹

شکل 7.6 الف: سندھ میں چھوٹے پیمانے کے صنعتی علاقوں کی صورت حال (31 جنوری 2021ء تک)

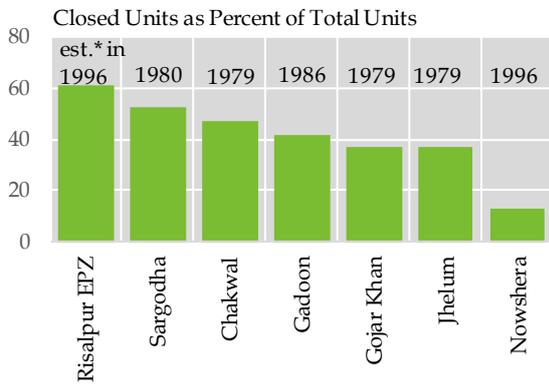


شکل 7.6 ب: پنجاب میں چھوٹے پیمانے کے صنعتی علاقوں کی صورت حال (5 مئی 2021ء تک)



حوصلہ شکنی ہوئی۔ صنعتی علاقوں میں صنعتی اراضی کے الاٹیز نے وہاں صنعتی یونٹ قائم کرنے کے بجائے اس امید پر پلاٹوں پر قبضہ جمائے رکھا کہ زمین کی قیمت بڑھ جائے۔ چنانچہ ایسے صنعتی پلاٹ غیر استعمال شدہ رہ گئے۔ یہ رجحان 1990ء کی دہائی کے بعد بننے والے صنعتی علاقوں میں زیادہ نمایاں تھا، بشمول کراچی، حیدرآباد، سیالکوٹ، سکھر اور قصور میں واقع انڈسٹریل اسٹیٹس

شکل 7.7: مختلف صنعتی علاقوں میں بند کارخانوں کی صورت حال



اندر جگہ بنائی۔⁴² دریں اثنا، کچھ صنعتی علاقے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کے لیے موزوں ہیں۔ مثال کے طور پر، حب انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ نے بڑے آٹوموبائل اسمبلنگ یونٹس، آٹو ویڈیوز، نیز سیمنٹ، ٹیکسٹائل اسپننگ، فوڈ پروسیسنگ اور لائٹ انجینئرنگ کلسٹر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔⁴³ کامیابی کی ان مثالوں سے قطع نظر، کئی صنعتی علاقے ایسے بھی تھے جو مالی مراعات کے باوجود زیادہ آباد نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ صنعتی علاقے بنیادی سہولتوں⁴⁴ اور دیگر مطلوبہ انفراسٹرکچر کا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ جبکہ دیگر کو اپنے قیام کے وقت ہی سے نامناسب جائے وقوع کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔⁴⁵ یہاں تک کہ جب صوبائی حکومتوں نے نئے صنعتی علاقے بنائے تو نجی کاروباری اداروں نے ناقص منصوبہ بندی، ناکافی صنعتی جگہ، انفراسٹرکچر کی کمی اور اراضی کی زائد قیمتوں کی وجہ سے وہاں منتقل ہونے کی مخالفت کی۔⁴⁶

ایک اور وجہ جس کے باعث اگلے کئی برسوں میں کئی صنعتی علاقے کامیاب نہ ہوئے، رینیل اسٹیٹ کی سرگرمیاں تھیں جن سے زمین کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا اور ان صنعتی علاقوں میں صنعتی اداروں کے قیام کے لیے سرمایہ کاری کی

⁴² ماخذ: پنجاب اسمال انڈسٹریز کارپوریشن

⁴³ اسمیڈا، ڈسٹرکٹ اکنامک پروفائل لسبیلہ

⁴⁴ پنجاب اسمال اسکیل انڈسٹریز کارپوریشن کے مئی 2021ء تک مرتب کردہ ڈیٹا کے مطابق (20 مئی سے 7 اپریل 2021ء) 35 فیصد صنعتی علاقوں کو صنعتی یونٹوں کو گیس فراہم کرنے میں مسائل کا سامنا ہے۔

⁴⁵ H. Pasha and Z. Ismail (1988). "Determinants of Success of Industrial Estates in Pakistan." *Pakistan Economic and Social Review*, 26(1), 1-19

⁴⁶ ایضاً نوٹ 11

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

پاکستان میں ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی کارکردگی اس خطے کے دوسرے زونز کے مقابلے میں نمایاں نہیں رہی۔ مثال کے طور پر بنگلہ دیش میں ای پی زونز، جو کہ 1980ء کے بنگلہ دیش ایکسپورٹ پراسیسنگ ایکٹ کے تحت قائم ہیں، 1983ء میں پہلا ایکسپورٹ پراسیسنگ زون شروع ہونے کے بعد سے اب تک 5.2 ارب امریکی ڈالر کی مجموعی سرمایہ کاری راغب کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زون نے 2009ء اور 2019ء کے درمیان برآمدات میں 60.1 ارب امریکی ڈالر مالیت کا حصہ ڈالا جو اس عرصے کے دوران وہاں سے درآمد ہونے والی مجموعی تجارتی اشیا کا 18.5 فیصد بنتا ہے۔ یہ ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز متعدد عالمی برانڈز کے لیے سامان تیار کرتے ہیں، جن میں نائگی، ریبوک، مدرکیٹر، نیکون، سونی اور متسوباشی شامل ہیں۔ ان زونوں نے 2019ء تک، تقریباً پانچ لاکھ کارکنوں کو براہ راست روزگار فراہم کیا۔⁴⁹

اس کے برعکس، پاکستان میں ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی طرف سے آغاز سے لے کر آج تک کی برآمدات تقریباً 10 ارب ڈالر ہیں، یعنی اس عرصے کے دوران ملک کی مجموعی برآمدات کا 1.9 فیصد (جدول 7.2)۔ ان میں سے تقریباً 70 فیصد برآمدات کراچی کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زون سے ہوئیں، جہاں مالی سال 21ء میں 49 فیصد برآمدات استعمال شدہ کپڑوں کی پراسیسنگ سے ہوئیں (مالی سال 20ء: 44 فیصد)۔ دیگر ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز جیسے رسالپور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی برآمدات بہت کم رہیں۔ پاکستان کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز میں ناکافی سرگرمیوں کی عکاسی دیگر ترقی پذیر ممالک کے اسی طرح کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے مقابلے میں شہینہ سرگرمیوں کے ڈیٹا سیٹ سے بھی ہوتی ہے (شکل 7.8)۔⁵⁰

منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ انفراسٹرکچر اور بنیادی سہولتوں کی ناقص دستیابی اور وراثت شاپ کی عدم موجودگی ملک میں مشترکہ منصوبوں کے تحت قائم ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی کامیابی میں آڑے آئی۔ ریئل اسٹیٹ

کے (شکل 7.6 الف اور ب)۔ دیگر صنعتی علاقے، جیسے گدون اکنامک زون کو صنعتی یونٹوں کی بڑے پیمانے پر بندش کا اس وقت سامنا کرنا پڑا جب ٹیکس کی چھوٹ کی مدت ختم ہوئی، سیلز ٹیکس میں رعایت واپس لے لی گئی اور یوٹیلیٹی پر زراعت ہٹایا گیا (شکل 7.7)۔

ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کا زمانہ

1980ء تک حکومت نے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کو ایک پالیسی ٹول کے طور پر زیر غور لانا شروع کیا تاکہ برآمدات سے نمونہ پر توجہ دی جاسکے۔ چنانچہ فروری 1980ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے خود مختار ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز اتھارٹی بنائی گئی، جسے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی منصوبہ بندی، قیام اور چلانے کا اختیار حاصل تھا۔

ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کاروباری اداروں کو بہت سی مراعات پیش کرتے ہیں، بشمول مشینری، سامان اور مواد کی ڈیوٹی فری درآمد، درآمدات اور زرمبادلہ کے ملکی ضوابط سے آزادی، سرمایہ اور منافع کی واپسی میں آسانی، اور بجلی اور گیس سمیت خام مال پر سیلز ٹیکس سے چھوٹ۔⁴⁷

مالی سال 20ء تک اس اتھارٹی نے پاکستان میں سات ای پی زیڈ بنائے۔ ان میں سے کراچی ایکسپورٹ پراسیسنگ زون ای پی زیڈ اے کی ملکیت ہے، اسی نے تیار کیا ہے اور وہی چلاتی ہے، جبکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور رسالپور میں یہ زونز متعلقہ صوبائی حکام کی ملکیت، ترقیات اور آپریشن میں ہیں۔ مؤخر الذکر مشترکہ منصوبے کے معاہدوں⁴⁸ کے تحت ہیں، جہاں اتھارٹی کا کردار چند سرگرمیوں تک محدود ہے، مثلاً درآمد/برآمد کے لیے اجازت نامے جاری کرنا، اور انکم ٹیکس جمع کرنا۔ ان کثیر فریقی ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے علاوہ، تین سنگل انٹرپرائز زونز بھی قائم کیے گئے ہیں، یعنی سینڈک ای پی زیڈ، ڈاڈر ای پی زیڈ، اور طویرتی اسٹیل مل۔

⁴⁷ ماخذ: ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز اتھارٹی (www.epza.gov.pk/incentives/)

⁴⁸ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے زون پنجاب اسمبلنٹس کے ساتھ مشترکہ منصوبے کے تحت قائم کیے گئے جبکہ رسالپور زون سرحد ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ مشترکہ منصوبے کے تحت بنایا گیا۔

⁴⁹ بنگلہ دیش ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز اتھارٹی، سالانہ رپورٹ 2018-19ء

⁵⁰ شہینہ سرگرمیوں کے ڈیٹا سیٹ میں خلائی سیاروں سے لی گئی رات کی تصاویر استعمال کی جاتی ہیں۔ زیر مشاہدہ ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی حدود کی ان تصاویر میں روشنی یا جالے کا مطلب یہی لیا جاتا ہے کہ ان ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز میں بجلی کا استعمال ہو رہا ہے جو وہاں صنعتی سرگرمی کی علامت ہے (ماخذ: عالمی بینک)

جدول 7.2: ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی موجودہ حیثیت

رقبہ	فعال ہونے کا سال	شعبے پیداوار	فعال یونٹس	جون 2021ء تک کارکنوں کی تعداد	برآمدات	درآمدات
ایکڑ				کارکنوں کی تعداد	(ملین امریکی ڈالر میں)	مجموعی بہاؤ*
305	1981ء	مختلف النوع	266	30,000	7,088	4,442.6
92	2002ء	مختلف النوع	28	1,000	24.3	24.3
113	2004ء	مختلف النوع	13	100	5.8	4.6
238	2005ء	مختلف النوع	37	1,000	72.7	53.3
220	2006ء	فولادی بلٹ / ڈی آر آئی	1		29.3	182.8
1284	2007ء	بلسر شکل میں تانا	1	1,500	2,445.8	994
1500	2009ء	زنک اور سیسہ	1	500	296.8	189.5
3752			310	34,100	9,962.6	5,891.1

* فعال ہونے کے سال سے اب تک

ماخذ: ایکسپورٹ پراسیسنگ زون اتھارٹی، 30 جون 2021ء کو

ماڈل اپنایا۔ یہ ایکٹ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ سرکاری یا نجی شعبے میں، یا سرکاری-نجی شراکت (پی پی پی) طریقے پر خصوصی اقتصادی زونز قائم کریں۔ ایکٹ کے تحت اڈیلین خصوصی اقتصادی زونز کا اعلامیہ لگ بھگ 16-2015ء میں جاری کیا گیا، جس کے ساتھ ہی قانون میں بڑی ترمیم کی گئی۔ تاہم کہیں 2019ء میں خصوصی اقتصادی زونز کی ضوابطی سرگرمیاں اور اعلامیہ جاری کیا گیا (شکل 7.9)۔

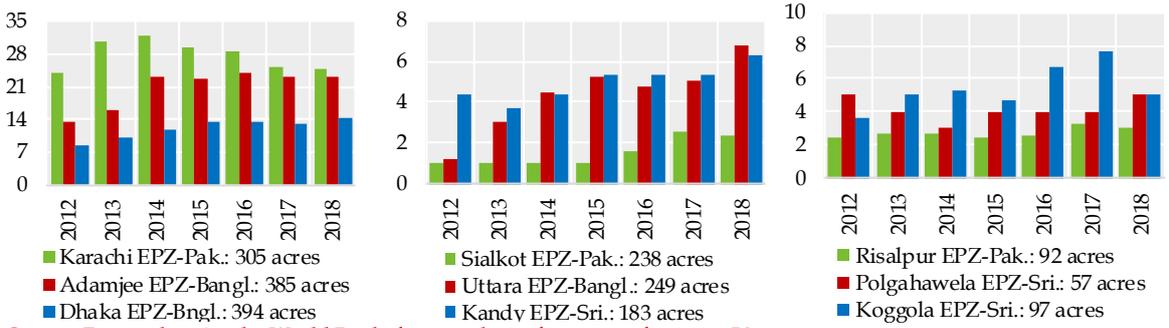
کی سرگرمیاں بھی ایک وجہ تھیں جس سے دیگر کثیر فریقی زونز ناکام ہوئے۔ کراچی کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زون کے برعکس جہاں صنعتی اراضی سالانہ کرائے پر دی گئی ہے، دیگر کثیر فریقی زونز میں زمین ممکنہ سرمایہ کاروں کو فروخت کر دی گئی جبکہ ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کے لیے موثر حفاظتی تدابیر نہیں کی گئیں۔

خصوصی اقتصادی زونز کی آمد:

ابتدا میں خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء کے مطابق خصوصی اقتصادی زونز پاکستان کے کسٹمز علاقے سے باہر شمار ہوتے تھے،⁵¹ جس کا مطلب یہ نکلا کہ خصوصی اقتصادی زون کے اندر تیار کردہ سامان جب اس زون سے باہر کے

پاکستان نے خصوصی صنعتی علاقوں اور ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کی کامیابی میں حائل بنیادی مسائل کے تناظر میں 2012ء میں خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء کی منظوری کے ساتھ خصوصی اقتصادی زونز کا صنعت کاری

شکل 7.8: دنیا بھر کے ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز میں شہینہ سرگرمیوں کا موازنہ



Source: Devseed project by World Bank, for complete reference see foot note 50

⁵¹ کسٹمز کے علاقے سے مراد وہ علاقہ ہے جہاں کسٹمز حکام سے کلیننس سے پہلے درآمدی ایشیا ایشیا برائے برآمدات عارضی طور پر رکھی جاتی ہیں۔

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

بندی مکمل ہو چکی ہے، اب تک 3000 سے زائد پلاٹ متعین کیے جا چکے ہیں۔⁵⁶ صنعتی پلاٹوں کی فی ایکڑ قیمت 3.0 ملین روپے (خیر پور میں) سے 65 ملین روپے (کورنگی کریک آئی پی میں) ہے، جو زمین کے حصول اور ترقیاتی اخراجات پر منحصر ہے۔ تین خصوصی اقتصادی زونز کے تقریباً 100 فیصد پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں (کورنگی کریک آئی پی، ایم تھری-آئی سی اور ویلیو ایڈیشن سٹی)۔ حطار اور خیر پور زونز میں بھی تقریباً 90 فیصد پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں (شکل 7.10)، جبکہ دیگر فروخت کے مختلف مراحل پر ہیں۔

جنر افیائی لحاظ سے یہ خصوصی اقتصادی زونز زیادہ تر سندھ کے ساحلی علاقوں کے قریب یعنی 100 کلومیٹر سے کم قرب میں واقع ہیں۔ یا شمالی پنجاب میں (شکل 7.11)۔ بیشتر منظور شدہ خصوصی اقتصادی زونز ان اضلاع میں ہیں جو نسبتاً بہتر کثیر جہتی اشاریہ غربت (ایم پی آئی) اسکور کے حامل ہیں، جو کہ ضلع کی دیگر تفصیلی معلومات کی غیر موجودگی میں ان اضلاع میں انسانی ترقی کی حالت کے لیے نمائندہ سمجھے جاسکتے ہیں کیونکہ یہ اشاریہ تعلیم، صحت اور معیار زندگی کے اظہار یوں پر مبنی ہے۔

تاہم، چند خصوصی اقتصادی زونز ان اضلاع میں ہیں جن کا ایم پی آئی کم ہے۔ یہ ایک موقع بھی ہے اور چیلنج بھی۔ موقع یوں کہ ان خصوصی اقتصادی زونز نے آس پاس علاقوں⁵⁷ کے افراد اور کاروباری اداروں کی آمدنی پر مثبت اثرات مرتب کیے جو 50 کلومیٹر فاصلے تک قابل پیمائش ہیں۔⁵⁸ اس کی علامتی مثال چین کا شینزین (Shenzhen) ہے، جو ماہی گیروں کا گاؤں تھا لیکن یہاں خصوصی اقتصادی زون بننے کے بعد ایشیا سازی کا بڑا مرکز بن گیا۔⁵⁹ تاہم چیلنج ہنرمند مزدوروں کی دستیابی ہے، کیونکہ کچھ اضلاع میں شرح خواندگی

ملکی خریدار خریدیں گے تو ان پر درآمدی ڈیوٹی اور ٹیکس عائد ہو گا۔ چنانچہ مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے جو بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنا چاہتے تھے، زون کی کشش محدود ہو گئی۔ لہذا، ایکٹ میں 2015ء میں ترمیم کی گئی، جس کے تحت خصوصی اقتصادی زونز کو ملک کے کسٹم والے علاقے میں شامل کیا گیا۔ اس ترمیم کے علاوہ بھی خصوصی اقتصادی زونز کا ضوابطی فریم ورک ہموار کرنے کے لیے گزشتہ برسوں میں کئی قواعد و ضوابط منظور کیے گئے۔

فی الحال، 22 خصوصی اقتصادی زونز کی منظوری دی گئی ہے، جن میں سے 21 کا اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔⁵² ان 22 منظور شدہ زونز میں سے 13 پہلے انڈسٹریل اسٹیٹ اور انڈسٹریل پارکس کے طور پر موجود تھے، جبکہ سی بیک کے تحت نو خصوصی اقتصادی زونز کی منظوری دی گئی، جن میں سے چار ترجیحی ہیں۔⁵³

اکثر خصوصی اقتصادی زون ڈیولپر کے نقطہ نظر سے سرکاری شعبے کی ترقیاتی کمپنیوں کے ہیں، دوسری کاری۔ نجی شراکت کے طریقے پر،⁵⁴ اور تین خصوصی اقتصادی زون نجی شعبے کے ہیں، جن میں سے دو واحد انٹرپرائز ہیں۔ تاہم، نجی شعبے کے مزید دو خصوصی اقتصادی زون زیر تشکیل ہیں۔⁵⁵ صوبائی لحاظ سے تقسیم یوں ہے: پنجاب میں 10 خصوصی اقتصادی زون، سندھ میں 6، بلوچستان میں 3، خیبر پختونخوا میں 2، اور ایک اسلام آباد میں۔ اعلان کردہ خصوصی اقتصادی زون جون 2021ء تک ترقیات کے مختلف مراحل میں تھے، ان میں سے کوئی بھی مکمل فعال اداروں کے ساتھ پوری طرح آباد نہیں ہوا تھا۔

تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 22 منظور شدہ خصوصی اقتصادی زونز کا مجموعی رقبہ 15,000 ایکڑ سے زائد ہے۔ گیارہ زونز کے پلاٹوں کی حد

⁵² دہائی خصوصی اقتصادی زون کی اصولی منظوری دی جا چکی ہے لیکن اعلان نہیں کیا گیا۔

⁵³ یہ چار ریشمی زون، علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی، دہائی زون اور بوستان زون ہیں (ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2020-21ء)۔

⁵⁴ یہ ریشمی اور دہائی خصوصی اقتصادی زون ہیں۔

⁵⁵ ان کے نام یہ ہیں: زمین خصوصی اقتصادی زون اور روشن خصوصی اقتصادی زون۔ ماخذ: بی او آئی سالانہ رپورٹ (2019ء)۔

⁵⁶ ماخذ: بورڈ آف انویسٹمنٹ۔ www.invest.gov.pk/sez

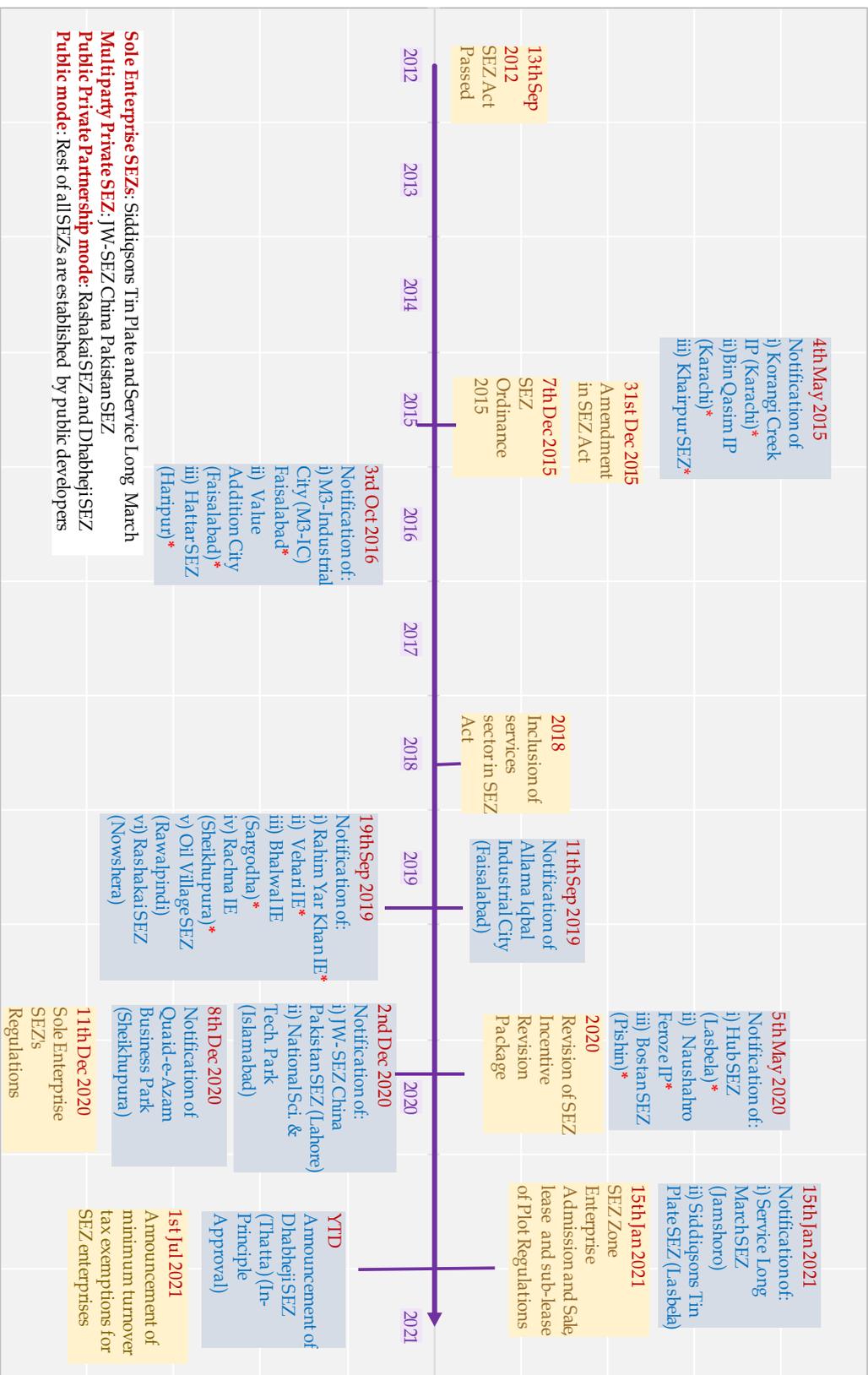
⁵⁷ Wang, J. (2013), "The Economic Impact of Special Economic Zones: Evidence from Chinese Municipalities". *Journal of Development Economics*, and Ciżkowicz, P., Ciżkowicz-Pękała, M., Pękała, P. and A. Rzońca (2015). *The effects of special economic zones on employment and investment: spatial panel modelling perspective*. NBP Working Paper No. 208, Warsaw: Narodowy Bank Polski, Economic Research Department.

⁵⁸ World Bank. 2017. *Special Economic Zones: An Operational Review of Their Impacts*. Washington, DC: World Bank

⁵⁹ Cheng, T. (2019). From Special Economic Zones to Greater Special Economic Region – Hong Kong Special Administrative Region as a Model for

Legal Infrastructure Design. *Transnational Corporations Journal*, Vol. 26, No. 3, 2019

شکل 9.7: خصوصی انحصاری زون کے ضوابطی فریم ورک اور ان کے اعلامیے کی زمانہ ترتیب



* shows the SEZ previously existed as an Industrial Estate
Source: Board of Investment, Pakistan Economic Survey 2019-20

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

سب سے بڑا زون ہے، جبکہ نوشہرہ و فیروز اشیا سازی کا سب سے چھوٹا خصوصی اقتصادی زون ہے جس کا رقبہ صرف 80 ایکڑ ہے (شکل 7.12)۔ تاہم، پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی پنڈ دادن خان میں 10,000 ایکڑ کا خصوصی اقتصادی زون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، جو اگر منظور ہو تو پاکستان میں منظور شدہ خصوصی اقتصادی زونز کے تحت کل رقبہ کا دو تہائی ہو گا۔⁶³

ترغیبات کا ڈھانچہ:

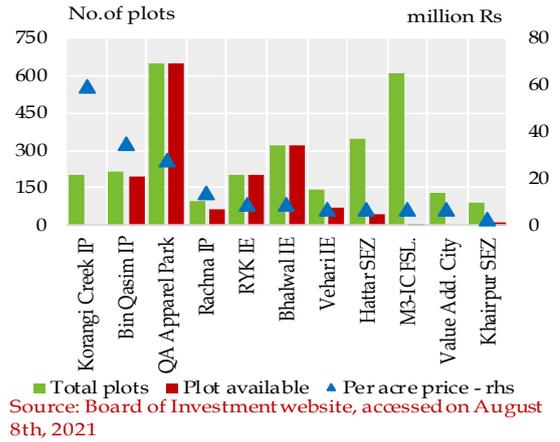
خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء میں ڈیولپرز اور زون انٹرپرائزز کے لیے مختلف مراعات بتائی گئی ہیں۔ زون ڈیولپرز، شریک ڈیولپرز اور زون انٹرپرائزز کے لیے اکم ٹیکس کو ترقیاتی معاہدے پر دستخط کی تاریخ سے 10 سالہ چھوٹ دی گئی ہے۔ ڈیولپرز اور زون انٹرپرائزز کو تمام کسٹم ڈیوٹی اور اشیائے سرمایہ کی درآمد پر بھی ٹیکس سے ایک بار کی چھوٹ ہے۔ پاکستان اپنے خصوصی اقتصادی زونز کو جو مالی مراعات دیتا ہے وہ علاقے کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں کچھ پیمانوں میں بہتر ہیں، جیسے کارپوریٹ ٹیکس پر چھوٹ کی مدت۔ تاہم، دوسرے پیمانوں میں، دیگر ممالک بہتر ترغیبات دیتے ہیں، جیسے سرمائے کے اخراجات پر چھوٹ کی زیادہ مدت (جدول 7.3)۔

کارکردگی کا پیمانہ:

خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء اور اس سے ملنے والے قواعد و ضوابط میں ایسے کسی معاشی یا سماجی پیمانوں کو شرط نہیں بنایا گیا ہے جن کو پورا کرنا خصوصی اقتصادی زونز کے لیے متعلقہ کمیٹی کی منظوری کے لیے متعلقہ ایم آئی ایس پر درخواست کے اندراج کے موقع پر لازم ہو۔

تاہم بطور واحد مالک خصوصی اقتصادی زونز کے لیے درخواست دینے والے

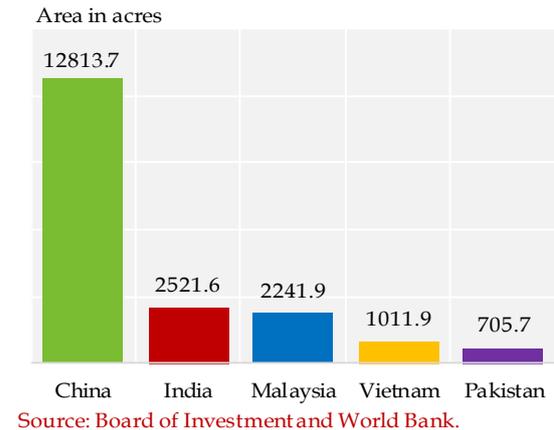
شکل 7.10: مختلف خصوصی اقتصادی زونز میں پلاٹوں اور زونوں کی صورت حال



ناقص ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہنرمند مزدور کی دستیابی خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے لیے اکثر مالی مراعات سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔⁶⁰

چین میں کچھ خصوصی اقتصادی زونز کا رقبہ صوبے کے برابر ہے،⁶¹ خطے کے دیگر خصوصی اقتصادی زونز کے مقابلے میں پاکستان کے منظور شدہ خصوصی اقتصادی زونز کا رقبہ اب تک چھوٹا ہے، جس میں فیصل آباد کا ایم تھری۔ انڈسٹریل سٹی 4,356 ایکڑ رقبہ کے ساتھ

شکل 7.12: مختلف ملکوں میں خصوصی اقتصادی زونز کا اوسط رقبہ



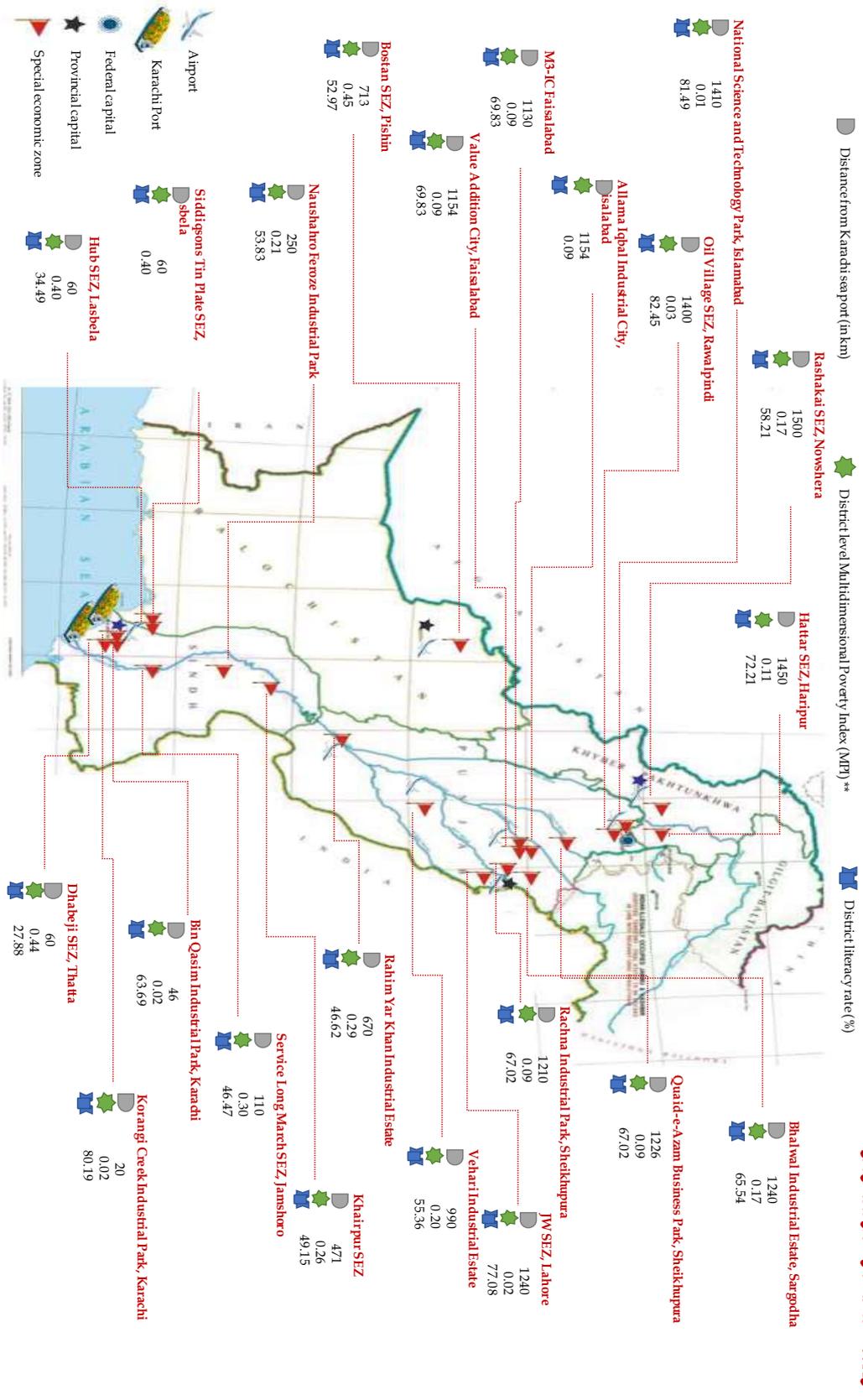
⁶⁰ UNESCAP (2017). *Handbook on Policies, Promotion and Facilitation of Foreign Direct Investment for Sustainable Development in Asia and the*

Pacific. Bangkok: UNESCAP

⁶¹ World Investment Report. (2019). *Special Economic Zones*. Geneva: United Nations Conference on Trade and Development.

⁶² جون 2021ء تک پاکستان کے تمام منظور شدہ خصوصی اقتصادی زونز کا اوسط رقبہ شکل 7.12 میں دکھایا گیا ہے، تاہم دوسرے ملکوں کے خصوصی اقتصادی زونز کا اوسط رقبہ صرف علامتی ہے۔ ان اواسط کے تخمینے کے لیے عالمی بینک کے اپریل 2021ء میں پراجیکٹ (P172858) کے تحت شائع علاقائی خصوصی اقتصادی زونز کے ذیلی سیٹ کے ڈیٹا سے مدد لی گئی ہے۔ یہ خصوصی اقتصادی زونز کے ذیلی سیٹ کا تازہ ترین دستیاب بین الملکی موازنہ ہے، جس میں ان زونز کی کل تعداد پوری دنیا میں 5000 سے زیادہ بتائی گئی ہے۔

⁶³ Punjab Industries Sector Plan 2018, Promoting Industrial Development and Investment, Government of Punjab



کل 11: متحور شاخص ضمیمہ اقتصادی زندگی کی شرح

* Approved as of June 30, 2021
 ** MPI is a multi-dimensional measure of poverty calculated on the basis of education, health and standard of living. It is measured on a scorecard of 0 to 1 where 0 is the best possible score, and 1 is the worst possible score.
 Source: Map of Pakistan - Survey General of Pakistan; List of approved SEZs - Board of Investment; Distance between Karachi port and SEZs - Google Maps; Census 2017 - Pakistan Bureau of Statistics; and Multidimensional Poverty in Pakistan - Planning Commission (2017)

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

ضوابطی ڈھانچہ:

خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابطی فریم ورک میں ارتقا جاری ہے، اور حکومت سامنے آنے والے امور اور مواقع سے نمٹنے کے لیے نئے ضابطے جاری کرتی رہتی ہے۔ مثال کے طور پر دسمبر 2020ء میں، 'سول انٹرپرائز اسپیشل اکنامک زون' کے ضوابط وضع کیے گئے تاکہ بڑے کاروباری اداروں کو اپنے لیے خصوصی اقتصادی زونز بنانے کی اجازت دی جائے، جبکہ جنوری 2021ء میں 'زون انٹرپرائز داخلہ اور فروخت، پلاٹ کی لیز اور سب لیز کے ضوابط کا اعلان کیا گیا۔ مؤخر الذکر نے خصوصی اقتصادی زون کی سرگرمیاں بڑھانے اور ریئل اسٹیٹ کی سٹہ بازی کے خطرات ختم کرنے میں مدد دی ہے

اداروں کو لازماً کئی کام کرنے ہوتے ہیں بشمول: منصوبے میں کم از کم 50 ملین ڈالر سرمایہ کاری،⁶⁴ جس میں سے کم از کم 30 فیصد ایکویٹی فنانس ہونا چاہیے۔ فعالیت کے پہلے پانچ سال میں کم از کم 75 ملین ڈالر کی برآمدات کرنا۔⁶⁵ یہ یقینی بنانا کہ آغاز کے تیسرے سال کے بعد زر مبادلہ کی خالص آمدنی ہو۔ خصوصی اقتصادی زون کی 50 فیصد ملازمتیں جائے وقوع کے ضلع والوں کو دینا۔ کم از کم 200 ملازمین کا ای او بی آئی میں اندراج۔ اپنے ویبڈر ڈیولپمنٹ پلان کے تحت مقامی لوگوں کو انٹرپرائیزور شپ ڈویلپمنٹ ٹریننگ دینا۔ یہ شرائط خصوصی اقتصادی زون کے واحد مالک کے معاملے میں نرم ہیں جو ملک کے پسماندہ علاقوں میں سرمایہ کاری کریں یا سرفہرست پانچ درآمدی شعبوں میں سرمایہ کاری کریں، جن کی فہرستیں قواعد و ضوابط میں دی گئی ہیں۔⁶⁶

جدول 7.3: مختلف ملکوں کے خصوصی اقتصادی زونز میں مالی ترغیبات کے نظام کا موازنہ

پاکستان	بھارت	انڈونیشیا	بھارت	ویت نام	ویت نام
ہاں	ہاں	ہاں	ہاں	کوئی مقررہ نظام نہیں	ڈیولپر کو ترغیبات
مطلق چھوٹ	مطلق چھوٹ	فرم کی اہلیت پر منحصر	مطلق چھوٹ	مطلق چھوٹ	کارپوریٹ ٹیکس سے استثنیٰ کی کوئی قسم
100 فیصد	100 فیصد	20 سے 100 فیصد تک	100 فیصد	100 فیصد	کارپوریٹ ٹیکس سے استثنیٰ
10 سال	5 سال	5 سے 15 سال	5 سال	4 سال	کارپوریٹ ٹیکس سے استثنیٰ کی مدت
					درج ذیل پر استثنیٰ
					وہ ہولڈنگ ٹیکس
					جائیداد / اراضی کا ٹیکس
					استعمال اراضی کا ٹیکس ملتاوی، معینہ اثاثے کی فرسودگی کی شرح دگنی
					وی اے ٹی / سیلز ٹیکس سے 100 فیصد استثنیٰ (مرکزی اور ریاستی)
					سیلز ٹیکس (مرکزی اور ریاستی) سے 100 فیصد استثنیٰ
					وی اے ٹی / گزٹری سیلز ٹیکس، اور خام مال پر ایکسائز ٹیکس سے 100 فیصد استثنیٰ
					سرمایہ جاتی اخراجات پر درآمدی ڈیوٹی
					خام مال پر درآمدی ڈیوٹی
					سرمایہ جاتی اخراجات کی مدت
					یادداشتی اجزا
					قانونی فریم ورک کا سال
					کم از کم مطلوبہ سرمایہ کاری
					یکساں کارپوریٹ ٹیکس

ماخذ: عالمی بینک 2017ء

⁶⁴ اراضی کے حصول اور ترغیبات کی لاگت اس کے علاوہ ہے۔

⁶⁵ البتہ ہر سال برآمدات 7.5 ملین ڈالر سے کم نہ ہوں۔

⁶⁶ ضابطہ نمبر 4 اور 5، واحد ملکی خصوصی اقتصادی زون، ضوابط 2020ء

جدول 7.4: خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابطی ڈھانچے کی اہم خصوصیات

ادارے / کمیٹی کا نام	تفصیل
منظوری دینے والا بورڈ (بی او اے)	وزیر اعظم کی زیر صدارت بی او اے ملک کی اعلیٰ سیاسی، تکنیکی اور کاروباری قیادت پر مشتمل ہے۔ اس کے اہم کام یہ ہیں: خصوصی اقتصادی زون ایکٹ کے نفاذ کے لیے ضوابط کی منظوری، زون کی درخواستوں اور ترقیاتی معاہدے کو منظور یا مسترد کرنا، پالیسی امور پر فیصلے کرنا، قانون کے مطابق ڈیولپر یا زون انٹرپرائز کے لیے اضافی فوائد کا اعلان کرنا، اور خصوصی اقتصادی زون اتھارٹیز کی سالانہ رپورٹوں کا جائزہ لینا۔
منظوری دینے والی کمیٹی	یہ کمیٹی بی او اے کے تفویض کردہ اختیارات اور ذمہ داریوں کو پورا کرتی ہے جس میں زون کی درخواستوں کی چھاننی بھی شامل ہے۔
بورڈ آف انویسٹمنٹ (بی او آئی)	اصل میں اسے سرمایہ کاری کے فروغ کے وفاقی ادارے کے طور پر قائم کیا گیا، بی او آئی خصوصی اقتصادی زون فریم ورک نافذ کرنے کے لیے منظوری دینے والے بورڈ اور منظوری دینے والی کمیٹی کے سیکرٹریٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ خصوصی اقتصادی زون، ڈیولپر یا زون انٹرپرائز سے متعلق تمام سرگرمیوں کے لیے ایک رابطہ کار ادارہ ہے۔ یہ زونز کی ترقی کے لیے درخواستوں پر کارروائی کرتا ہے اور ان کی منظوری کے لیے بی او اے کو پیش کرتا ہے، اور یہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹیز کے تجویز کردہ تمام ترقیاتی معاہدوں کی بھی منظوری دیتا ہے۔ بی او آئی اسلام آباد دارالحکومتی علاقے میں خصوصی اقتصادی زونز کے لیے خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی بھی ہے۔
فروغ سرمایہ کاری کے صوبائی ادارے (آئی پی اے)	صوبائی آئی پی اے کی ذمہ داریوں میں متعلقہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کو اس کے تمام کاموں میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ خصوصی اقتصادی زون سے متعلق مختلف معاملات میں ڈیولپر یا زون انٹرپرائز کو سہولت فراہم کرنا شامل ہے۔
خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی (ایس ای زیڈ اے)	ایکٹ کے تحت خصوصی اقتصادی زون اتھارٹیز کو صوبے کی خصوصی اقتصادی زون کی اعلیٰ ترین اتھارٹی کے طور پر قائم کرنا ضروری ہے۔ اس کی اہم ذمہ داریاں یہ ہیں: زون کی درخواستوں کی تیاری، ڈیولپر یا زون انتخاب، زون کے ضوابط کی تشکیل اور وفاقی اور صوبائی حکومت کے محکموں اور اداروں کے ساتھ رابطہ۔
خصوصی اقتصادی زون کمیٹی	ہر خصوصی اقتصادی زون کے لیے بی او اے کے تحت بنائی گئی خصوصی اقتصادی زون کمیٹی میں ڈیولپر، بی او آئی، صوبائی آئی پی اے، متعلقہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی اور متعلقہ ضلعی حکومت کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ خصوصی اقتصادی زون کمیٹی کا پیپر مقرر کرنا ہے، جو زیادہ تر معاملات میں خود ڈیولپر یا زون انٹرپرائز کا نمائندہ ہوتا ہے۔ خصوصی اقتصادی زون کمیٹی زون میں داخلے کی درخواستوں کی جانچ اور منظوری، زون انٹرپرائز کی توثیق کی فراہمی، کاروباری اداروں کی نگرانی، اور مختلف سرکاری محکموں کے ساتھ رابطے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔
زون انٹرپرائز	زون انٹرپرائز ایک ادارہ ہوتا ہے جو کسی ڈیولپر کی طرف سے ڈیولپر اور متعلقہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی پر مشتمل تفصیلی انتظامی عمل کے ذریعے خصوصی اقتصادی زون میں آتا ہے، اس عمل میں بی او آئی نگرانی اتھارٹی ہوتی ہے۔ واحد انٹرپرائز والے خصوصی اقتصادی زون کے معاملے میں، ڈیولپر اور زون انٹرپرائز ایک ہی ادارہ ہو سکتے ہیں۔
ڈیولپر	ڈیولپر وہ انٹرپرائز ہے جس نے متعلقہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کے ساتھ خصوصی اقتصادی زون تیار کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ ترقیاتی معاہدے کا جائزہ بی او اے لیتا ہے۔

ماخذ: خصوصی اقتصادی زون ایکٹ، 2012ء

اور اعلانات متعلقہ ایکٹ 2012ء کی منظوری کے چھ سال بعد ہوئی۔ آج بھی ملک میں مکمل طور پر فعال، اور آباد کوئی خصوصی اقتصادی زون نہیں ہے، اگرچہ خصوصی اقتصادی زونز کی تعداد قانون میں ترمیم اور نئے ضوابط کے نفاذ کے بعد سے بڑھنا شروع ہو چکی ہے۔

کسی ڈیولپر۔ سرکاری ہو یا نجی۔ کی طرف سے خصوصی اقتصادی زون کا تصور کرنے سے لے کر اس کی درخواست کی دستاویزات کی تیاری تک (جس میں مارکیٹ کی فہرستیں، اسٹڈی، ماسٹر پلان، ڈیولپمنٹ پلان اور دیگر دستاویزات شامل ہیں) اور درخواست کی منظوری اور حکومت کی طرف سے سرکاری اعلیٰ سطح تک تقریباً دو سال لگتے ہیں۔ اس کے بعد ڈیولپر کو ترقیاتی معاہدے کے مطابق زون تیار کرنے میں مزید دو سال لگتے ہیں، اس کے بعد ہی زون میں ادارے داخل ہو سکتے ہیں۔ اس میں دونوں طرح کے کام شامل ہیں یعنی سول

جس کے لیے حکومت کی جانب سے زونز کی منظوری کے لیے ڈیولپر کے لیے فراہم کیا گیا، اور زون کے اندر کاروباری اداروں کے لیے پلاٹ اور زون انٹرپرائز کا درجہ مختص کیا گیا (ضمیمہ اول)۔

خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابطی ڈھانچے میں کئی ادارہ جاتی سطحیں اور عاملین شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی مختصر تفصیل، اور ان کے کردار اور ذمہ داریوں پر جدول 7.4 میں بحث کی گئی ہے، جبکہ مختلف ضوابطی اداروں اور کمیٹیوں کے ارکان کی فہرست ضمیمہ دوم میں ہے۔

7.4 پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کی نمو کو درپیش چیلنج

پاکستان نے خصوصی اقتصادی زونز کے لیے سست آغاز کیا تھا۔ جیسا کہ گذشتہ سیکشن میں بیان کیا گیا، خصوصی اقتصادی زونز کی زیادہ تر ضوابطی پیش رفت

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

میں سے کچھ چیلنجوں کو اجاگر کرے گا، جہاں وسیع تر پالیسی پر مبنی خدشات پر توجہ دی جائے گی۔⁶⁸

خصوصی اقتصادی زون کی پالیسی اور مقاصد:

خصوصی اقتصادی زون کو انویسٹمنٹ پالیسی 2013ء میں سنگ بنیاد کی حیثیت حاصل تھی، چنانچہ پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کا مقصد کاروبار میں آسانی اور معیاری انفراسٹرکچر کے ساتھ صنعتی ترقی کی جانب ایک قدم بیان کیا گیا تھا۔⁶⁹ تاہم، یہ مقاصد خصوصی اقتصادی زون کی الگ الگ پالیسی دستاویز کے انداز میں واضح طور پر نہیں لکھے گئے۔

مختلف ممالک کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں، بعض صنعتی ترقی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں، بعض بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ بعض ملکوں کا ہدف ٹیکنالوجی تک رسائی میں تعاون کرنا اور اپ گریڈیشن ہوتا ہے جبکہ بعض ملک مہارت کی منتقلی اور زر مبادلہ کی آمدنی چاہتے ہیں (جدول 7.5)۔ اگرچہ عالمی تحقیق بتاتی ہے کہ وسیع تر مقاصد ہمیشہ مطلوب نہیں ہوتے کیونکہ اکثر مسابقتی ترجیحات، قلیل وسائل، اور تفصیلی پالیسی اور ضوابطی فریم ورک بنانے کے لیے کوئی ادارہ نہیں ہوتا، اس

ورکس (جیسے زمین کو ہموار کرنا اور سیوریج نظام، سڑکوں کی فراہمی) اور ساتھ ساتھ بنیادی سہولتوں کے انفراسٹرکچر کی فراہمی۔ کسی زون میں کاروباری ادارے کو داخلے کے بعد اس کے کام شروع کرنے سے پہلے صنعتی یونٹ کے قیام میں مزید ڈھائی سال لگ سکتے ہیں۔ یعنی ایک خصوصی اقتصادی زون تصور سے لے کر مکمل آباد اور فعال ہونے تک تقریباً ساڑھے چھ سال لگا سکتا ہے۔

ان علامتی دورانیوں، اور اس حقیقت کے پیش نظر بیشتر خصوصی اقتصادی زونز کا اعلان 2009ء کے بعد جاری ہوا ہے، صورت حال واضح ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ عالمی تجربات بتاتے ہیں کہ خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ ان کے کم از کم ایک عشرے تک مکمل فعال رہنے اور کافی حد تک آباد ہو جانے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔⁶⁷ چونکہ پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز ابھی تک تشکیل کے مرحلے میں ہیں، اس لیے ان کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ کرنا فی الحال قبل از وقت ہے۔

تاہم، پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز کی ترقی اور کامیابی کے امکانات کو بعض چیلنج درپیش ہیں جن پر پالیسی سازوں کی توجہ درکار ہے۔ یہ سیکشن ان

جدول 7.5: خصوصی اقتصادی زونز کے بیان کردہ مقاصد کا خلاصہ

دیگر	زر مبادلہ	اپ گریڈنگ	تنوع	ٹیکنالوجی	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	برآمدات	ملازمت	
✓		✓	✓	✓	✓	✓	✓	بنگلہ دیش
✓					✓	✓		بھارت
				✓	✓		✓	ویت نام
✓	✓		✓	✓	✓		✓	گھانا
✓	✓	✓	✓	✓	✓		✓	کینیا
	✓	✓		✓	✓	✓	✓	نائیجیریا
	✓				✓	✓	✓	سینگال
✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	✓	تنزانیہ
✓		✓	✓	✓	✓			جنوبی افریقہ
✓					✓			پاکستان

ماخذ: پاکستان اور جنوبی افریقہ کے خصوصی اقتصادی زون کے قوانین کے جائزے سے یہ جدول بنایا گیا ہے۔ فیرو لئی (2011ء)، افریقہ میں خصوصی اقتصادی زونز: کارکردگی کا موازنہ اور عالمی تجربات سے حاصل سبق۔

⁶⁷ World Bank (2020). *Assessment of Special Economic Zones in Pakistan: Suggesting Steps towards Improved Performance*. Washington, D.C.: WB

⁶⁸ ہر خصوصی اقتصادی زون کی مارکیٹ فونڈیشنل اسٹریٹجی عوامی سطح پر عدم موجودگی کے سبب خصوصی اقتصادی زون کی مصنوعات کی پیداوار اور ان کے قابل فروخت ہونے کے عوامل کے مگنہ پہلوؤں پر تبصرہ مشکل ہو گا۔

⁶⁹ Paras 1.4(b) & 4.1, Investment Policy 2013, Board of Investment of Pakistan

کمی کی بنا پر ایکسپورٹ پر اسینگ زونز (جہاں درآمدات مفت ہیں) پہلے کی طرح پرکشش نہیں رہے۔⁷² اس کے علاوہ، ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جن میں خصوصی اقتصادی زون سے باہر کی صنعتوں کو بجٹ کے مختلف اقدامات میں خصوصی مراعات دی گئیں، جس سے اُس زون کے اندر واقع کمپنیوں کو دی جانے والی خصوصی مالی مراعات ختم ہو جاتی ہیں۔⁷³ اگرچہ یہ مماثل قوانین مکملہ سرمایہ کاروں کو پسند کا موقع بھی دیتے ہیں، یہ انہی سرمایہ کاروں کے درمیان مقابلہ بھی کراتے ہیں، نظم و نسق میں پیچیدگی بڑھاتے ہیں، اور خصوصی اقتصادی زونز کو اپنے امکانات حقیقت بنانے سے روک سکتے ہیں۔

ایک جگہ سب سہولتیں (ون اسٹاپ شاپ)

وہ کلیدی پالیسیاں اور اقدامات جو کسی خصوصی اقتصادی زون کو باقی صنعتی علاقوں سے واقعی 'خاص' بناتے ہیں، ان میں سے ایک کاروبار دوست ماحول ہے، جو اکثر ترقی پذیر ممالک میں پائے جانے والے ناقص نظم و نسق اور کاروبار کرنے میں مجموعی مشکلات سے الگ تھلگ ماحول ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، ون اسٹاپ شاپ، جسے ون ونڈو آپریشن بھی کہا جاتا ہے، زون انٹرپرائزز کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔ اندراج، پرمٹ، لائسنس، اور منظوری کے ساتھ ساتھ متعدد سرکاری اداروں سے ساز و سامان کی فراہمی میں تاخیر اور غیر یقینی صورتحال کو ون اسٹاپ شاپ کم کرتی ہے۔

خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء کے مطابق، ون اسٹاپ شاپ کی دو سطحیں ہیں۔ ایک طرف تمام وفاقی وزارتوں، اتھارٹی اور اداروں کے درمیان رابطے اور سہولت کاری کے لیے، اور دوسری طرف صوبائی خصوصی اقتصادی زون اتھارٹیز، ڈیولپر ز اور زون انٹرپرائزز کے ساتھ رابطے کے لیے بورڈ آف انویسٹمنٹ کو بطور ون اسٹاپ شاپ کام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ صوبائی اور مقامی حکومت کی سطح پر متعلقہ محکموں، اتھارٹی اور اداروں کے ساتھ ڈیولپر ز اور زون انٹرپرائزز کے رابطے کے لیے، خصوصی اقتصادی زون کی صوبائی اتھارٹیز کو ایک رابطہ کار اور سہولت دینے والے ادارے کے طور پر

سے قطع نظر واضح بیان کردہ مقاصد پالیسی سازی کی رہنمائی کے لیے ضروری ہوتے ہیں، جن میں قواعد و ضوابط اور ترغیبات کا انداز، خصوصی اقتصادی زونز کے لیے سائٹ کا انتخاب، انڈسٹری کلسٹر، اور زون انٹرپرائزز کا انتخاب شامل ہے۔ فی الحال، پاکستان کو خصوصی اقتصادی زونز کی دفعات ان قوانین کی مدد سے حاصل ہیں: خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء، صوبائی صنعتی محکموں کے تحت صنعتی علاقے، اور اسپیشل ٹیکنالوجی زونز اتھارٹی ایکٹ 2021ء کے تحت اسپیشل ٹیکنالوجی زونز۔

دریں اثنا، ایکسپورٹ پر اسینگ زونز کی ایک علیحدہ اتھارٹی ہے جو ایکسپورٹ پر اسینگ زون اتھارٹی آرڈیننس 1980ء کے تحت نئے زون قائم کرنے کا منصوبہ بناتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک علیحدہ رعایتی معاہدے کے تحت گوادر فری ٹریڈ زون بھی بنایا جا رہا ہے جو خصوصی اقتصادی زون یا ایکسپورٹ پر اسینگ زون کے قانون کے تحت نہیں آتا، جبکہ ڈیجیٹل پاکستان پالیسی⁷⁰ کے تحت، وزارت آئی ٹی اور ٹیلی کام خصوصی اقتصادی زونز ایکٹ کے تحت ٹیکنالوجی کے خصوصی اقتصادی زونز کے لیے مراعات کی سفارش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سرمایہ کاری کی پالیسی کے ان قوانین میں اکثر ایک دوسرے سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، ٹیکنالوجی خصوصی اقتصادی زون کو خصوصی اقتصادی زون ایکٹ کے ساتھ ساتھ ایس ٹی زیڈ اے کے تحت بھی قائم کیا جا سکتا ہے (جیسا کہ حال میں بنایا گیا خصوصی اقتصادی زون جسے نیشنل سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پارک کہا جاتا ہے)۔ اسی طرح، گوادر فری زون سے الگ، ایکسپورٹ پر اسینگ زون اتھارٹی ایک ہزار ایکڑ پر مشتمل گوادر ایکسپورٹ پر اسینگ زون قائم کر رہی ہے۔⁷¹ اسی طرح، ایسے وقت میں جب خصوصی اقتصادی زونز کو فروغ دیا جا رہا ہے، ایکسپورٹ پر اسینگ زونز پر پالیسی کا اصرار پیچیدگیوں کو بڑھانے کا کیونکہ یہ بات قابل غور ہے کہ کسٹم ڈیوٹی میں

⁷⁰ Digital Pakistan Policy (2018), Ministry of Information Technology and Telecommunication, Government of Pakistan

(www.moitt.gov.pk/SiteImage/Misc/files/DIGITAL%20PAKISTAN%20POLICY.pdf)

⁷¹ ایکسپورٹ پر اسینگ زون اتھارٹی کے مطابق، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام / سی بی کے ذریعے 500 ایکڑ کی تعمیر کے لیے پی سی-ون جمع کر دیا گیا ہے، اور بی او ٹی کی بنیاد پر مزید 500 ایکڑ کے لیے مالی اور تکنیکی تجاویز اظہار و تجویز کی غرض سے طلب کی گئی ہیں۔

⁷² ایضاً نوٹ 11

⁷³ مثال کے طور پر حکومت نے اُس وقت کے فنانس اور پائپائٹس واقع صنعتی یونٹوں کو فیڈرل ایکسائز لیوی سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ماخذ: Finance Circular no. 02 of 2021, titled "Federal Board of Revenue (Circular no. 02 of 2021, titled "Finance

Act, 2021 – Explanation of Important Amendments in Sales Taxes Act, 1990 and Federal Excise Act, 2005.")

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

عملاً صورت حال یہ ہے کہ مختلف ڈیولپرز مختلف ماڈلز کا تجربہ کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے معاملے میں، ون اسٹاپ شاپ ان ترقیاتی اداروں کی طرف سے حاصل کیے گئے نئے افراد پر مشتمل ہے۔ تاہم، نئی ہائرنگ کے تجویز کردہ ماڈل (بکس 7.1) کے برعکس، ان ترقیاتی اداروں میں نئے ملازمین باقاعدہ کسی سرکاری محکمے یا ضابطہ ساز ادارے کی جانب سے کام نہیں کر رہے بلکہ ذاتی تعلقات کے ذریعے کام انجام دے رہے ہیں۔ دوسری طرف، پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے سیکنڈ منٹ یعنی عارضی تقرر کا ماڈل اپنایا تھا، حالانکہ تقرر یافتہ عملے کے پاس درخواستیں منظور یا مسترد کرنے کا اختیار نہیں تھا، اور وہ صرف متعلقہ محکموں کے لیے بطور ڈاک خانہ کام کرتا تھا۔

کام کرنا ہے۔⁷⁴ تاہم، دونوں صورتوں میں ون اسٹاپ شاپ پاکستان میں کسی بھی خصوصی اقتصادی زون میں حقیقتاً موجود نہیں ہے۔

جہاں تک زون کے اندر پلاٹوں کا تعلق ہے، یہ ڈیولپر کی ذمہ داری ہے کہ وہ زون کے کاروباری اداروں کو گیس، بجلی اور دیگر سہولتوں کی فراہمی عین پلاٹ پر یقینی بنائے، جبکہ متعلقہ صوبائی خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی عین اس زون پر یوٹیلیٹیز کی دستیابی یقینی بنائے گی اور بطور رابطہ کار اور سہولت فراہم کرے گی۔⁷⁵ اس کے ساتھ ساتھ، خصوصی اقتصادی زون کمیٹی زون انٹریپرائز اور یوٹیلیٹی فراہم کرنے والے اداروں کے درمیان بطور رابطہ کار کام کرے گی۔ انٹریپرائز اور سرکاری ضابطہ ساز اور ٹیکس حکام کے درمیان سہولت کاری کرے گی اور منظوری اور رجسٹریشن حاصل کرنے میں زون انٹریپرائز کو مدد دے گی (شکل 7.13)۔⁷⁶ لیکن ذمہ داریوں میں پائی جانے والی اس مماثلت اور ادارہ جاتی شکستگی کی وجہ سے خصوصی اقتصادی زونز کو درکار سرکاری سہولتوں کی فراہمی میں تاخیر ہوئی ہے۔⁷⁷

بکس 7.1: ون اسٹاپ شاپ کے تین ماڈل

منگل ایم (2019ء) کے مطابق خصوصی اقتصادی زونز کو تین آپریٹنگ ماڈلز کے تحت ادارہ جاتی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ جن ذمہ داروں کی بنیاد پر ان ماڈلز میں فرق پایا جاتا ہے وہ فرنٹ اور بیک آفس اور ہائرنگ کی ضروریات ہیں۔ ان ماڈلز کی درجہ بندی عارضی تقرر (سیکنڈ منٹ)، نئے تقرر (یوہائر) اور فرنٹ ڈیک کے طور پر کی گئی ہے۔

عارضی تقرر کا ماڈل فرنٹ آفس اور بیک آفس پر مشتمل ہے جو زون کے اندر واقع ہوتے ہیں۔ بیک آفس میں مختلف محکموں کے سرکاری نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ اس ماڈل میں، فرنٹ آفس دراصل سرمایہ کار اور سرکاری وزارتوں کے درمیان وساطت کا کردار ادا کرتا ہے۔ مختلف اجازت ناموں کے حصول کے لیے سرمایہ کار کی درخواست فرنٹ آفس وصول کرتا ہے اور ان درخواستوں کو بیک آفس بھیج دیتا ہے۔ بیک آفس میں، مختلف وزارتیں اپنے نمائندے خصوصی اقتصادی زونز کے لیے تعینات کرتی ہیں، جو درخواست منظور یا مسترد کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ جو بھی فیصلہ ہو اسے فرنٹ آفس کو پہنچایا جاتا ہے، جو آگے سرمایہ کار کو مطلع کرتا ہے۔ یہ ماڈل موثر بہ لاگت ہے اور اس میں نئی بھرتی کی ضرورت نہیں، لیکن ساتھ ساتھ اس میں یہ بیوروکریسی کی روایتی رکاوٹیں حائل ہو سکتی ہیں، جیسے منظوری میں تاخیر، مناسب مہارت کا فقدان، اور خصوصی اقتصادی زونز میں قواعد و ضوابط نافذ کرنے پر آمادہ نہ ہونا۔

نئے تقرر والے ماڈل میں، وزارتوں کے نمائندے تعینات کرنے کے بجائے، ریگولیٹرز اپنا عملہ رکھتے ہیں اور اسے خصوصی اقتصادی زونز کی مخصوص ضروریات کے مطابق تربیت دے کر اسے بیک آفس میں تعینات کرتا ہے۔ یہ ملازمین مختلف وزارتوں کے تحت متعلقہ فرائض انجام دینے کے مجاز ہوتے ہیں۔ عارضی تقرر کا ماڈل کی طرح، فرنٹ آفس سرمایہ کار اور بیک آفس کے درمیان وساطت کا کام کرتا ہے۔ اگرچہ اس ماڈل میں بیوروکریسی کی روایتی رکاوٹوں سے بچا جاتا ہے، یہ نئے افراد کی خدمات حاصل کرنے اور ان کی تربیت کے حوالے سے خاصے مالی اخراجات کا سبب بن سکتا ہے۔ صرف فرنٹ ڈیک تیسرے ماڈل ہے جو خصوصی اقتصادی زون میں بیک آفس کے بغیر کام کرتا ہے، جبکہ فرنٹ آفس سرمایہ کاروں کی طرف سے مختلف سرکاری وزارتوں کے لیے انفرادی طور پر یا کسی ون اسٹاپ شاپ کے لیے درخواستیں وصول کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس ماڈل میں کم از کم انسانی اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، یہ صرف مخصوص حالات کے تحت کام کر سکتا ہے، مثال کے طور

⁷⁴ سیکشن 29، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء

⁷⁵ کسی خصوصی اقتصادی زون کے زیروپوائنٹ سے مراد (سرکاری ایشیا کی فراہمی میں) وہ نقطہ آغاز ہے جو اس زون کے داخلے کے مقام سے قریب ترین واقع ہو۔ کسی پلاٹ کے زیروپوائنٹ سے مراد وہ نقطہ آغاز ہے جو زون میں اس پلاٹ سے قریب ترین واقع ہو۔

⁷⁶ سیکشن 23، 17 اور 27 خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء

World Bank (2020). *Assessment of Special Economic Zones in Pakistan: Suggesting Steps towards Improved Performance*. Washington, D.C.: WB ⁷⁷

پر جب کوئی خصوصی اقتصادی زون سرکاری دفاتر کے قریب واقع ہو۔ اسی طرح کے مقررہ آپریٹنگ طریقہ کار کا سامنا ہو جیسے غیر خصوصی اقتصادی زون اور کاروباری ادارے درخواست دینے اور اجازت نامے لینے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع استعمال کر سکتے ہوں۔

ماخذ: Mangal M. (2019). "Institutional Structure of Special Economic Zones." Reference No. MYA-1903. London: International Growth Centre.

تاہم، یہ پورٹل درحقیقت ون سٹاپ ونڈوز ہیں جو دوسری ونڈوز کی طرف لے جاتی ہیں، یعنی یہ پورٹل دیگر سرکاری محکموں کی ویب سائٹس یا پورٹل کی طرف لے جاتے ہیں، کیونکہ ہر محکمے کے اپنے نظام اور ضروریات ہوتی ہیں۔ اجازت ناموں، لائسنسوں، منظور یوں وغیرہ کی حقیقی تیز رفتار ٹریکنگ ابھی تک نہیں ہوئی ہے، کیونکہ ایسی کوئی پالیسی یا ضابطہ نہیں ہے جو خصوصی اقتصادی زون ڈیولپرز اور کاروباری اداروں کے لیے حکومتی طریقہ کار کو تیز رفتار سے ٹریک کرے۔ نہ ہی ان اتھارٹیز کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وفاقی یا صوبائی

ون اسٹاپ شاپ کے معاملے میں دوڑے چیلنج درپیش ہیں: اس کی اتھارٹی کی کمی، اور مجموعی طور پر پالیسیوں کا کمزور ربط۔ مثال کے طور پر، کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے لیے پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کی سرمایہ کاری کو فروغ دینے والی ایجنسیوں نے آن لائن پورٹل شروع کیے ہیں جن میں رجسٹریشن، لائسنس اور منظوری، اور وفاقی و صوبائی حکومت کی متعلقہ ویب سائٹس سے براہ راست معاملات کے لیے متعلقہ معلومات موجود ہیں۔⁷⁸

شکل 17.13 الف: ذمہ داری کا جدول - انفراسٹرکچر، سہولتیں اور تحفظ

	Infrastructure and utilities		Co-ordinate with Federal Govt. (FG)/ Provincial Govt. (PG)					Facilitate interaction of Developer. & Enterprises.	
	Ensure services within vicinity	Build and/or operate/distribute within the zone	To SEZ zero point	To facilitate Developer	To facilitate Zone Enterprise			With all FG/PG	With PG/LG
Fire fighting facilities	SEZA	Developer						BOI	SEZA
Medical facilities	SEZA	Developer						BOI	SEZA
Acad. & voc. training fac.**	SEZA	Developer						BOI	SEZA
Roads		Developer	FG & PG	SEZA				BOI	SEZA
Electricity		Developer	FG & PG	SEZA	SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee	BOI	SEZA
Natural gas	SEZA*	Developer	FG & PG	SEZA	SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee	BOI	SEZA
Water		Developer	FG or PG	SEZA	SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee	BOI	SEZA
Sewerage/drainage		Developer	FG or PG	SEZA	SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee	BOI	SEZA
Waste water treatment		Developer			SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee		SEZA
Security	SEZA/PG	Developer						BOI	

شکل 7.13 ب: ذمہ داری کا جدول - مختلف ایجنسیوں کے مابین رابطہ کاری

	Between FG and SEZA/Developer/Enterprise		Between PG/LG and Developer/Enterprise	
Liaison for approvals/registration with regulators/tax authorities	BOI	SEZ Committee	SEZA	SEZ Committee

*SEZA obtains commitment from concerned gas pipeline company; ** Academic and vocational training facilities
FG: Federal government; PG: Provincial government; LG: Local government; BOI: Board of Investment; SEZA: Special Economic Zone.

Source: Special Economic Zone Act 2012 and Special Economic Zones Rules, 2013

جدول 7.6: ڈیلیوے کے قانون کی حکمرانی کے اشاریے کے متعلقہ عوامل میں پاکستان کی درجہ بندی اور اسکور

پاکستان	بھارت	سری لنکا	چین	سنگاپور	کویتا
115	74	79	67	3	19
0.38	0.40	0.38	0.61	0.90	0.79
0.18	0.52	0.39	0.34	0.87	0.63
118	98	99	64	6	13
0.39	0.41	0.45	0.61	0.63	0.68
0.29	0.20	0.28	0.76	0.93	0.82
0.30	0.40	0.35	0.59	0.97	0.80
0.46	0.61	0.55	0.66	0.80	0.86

* ان جگہوں پر 1 بہترین اسکور ہے

ماخذ: ورلڈ جسٹس پراجیکٹ کا قانون کی حکمرانی کا اشاریہ 2020ء

عملاً، جب کسی ڈیولپر کو خصوصی اقتصادی زون کے نقطہ آغاز پر سرکاری سہولت کی فراہمی میں تاخیر کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ متعلقہ خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی سے رجوع کرتا ہے، جو بورڈ آف انویسٹمنٹ سے رابطہ کرتا ہے جو متعلقہ وفاقی اتھارٹی کے ساتھ رابطہ کرتا ہے۔ تاہم، خصوصی اقتصادی زون کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے واضح مدت، اور ایک مقررہ ڈیوری یونٹ جو مختلف وفاقی اور صوبائی اداروں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرے، کی غیر موجودگی میں انتظامی تاخیر اور موثر ون اسٹاپ شاپ کا نہ ہونا پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کی کامیابی کے لیے ایک چیلنج ہے۔⁸¹

سرمایہ کاری کے ماحول کی دیگر رکاوٹیں

خصوصی اقتصادی زون ملک کے باقی حصوں میں نسبتاً کمزور نظم و نسق کے ماحول میں ناکافی انفراسٹرکچر اور رابطے کی ناکامی سے کاروباری اداروں کو الگ رکھنے میں مدد کرتا ہے، اس کے علاوہ کامیاب خصوصی اقتصادی زونز کاروبار دوست ماحول کو یقینی بنانے کے لحاظ سے مثالی موثر جزیرے بھی ہیں۔ اس مقصد کے لیے قانونی ماحول اور مسابقتی اجرت پر ہنرمند افرادی قوت کی دستیابی سے متعلق چیلنج قابل غور ہیں۔

اداروں کو جوابدہ ٹھہرائیں تاکہ خصوصی اقتصادی زون یا ان کے پلاٹوں کے نقطہ آغاز پر سرکاری سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے، یا مختلف اندراجات اور منظوریوں کو تیزی سے ٹریک کیا جاسکے۔⁷⁹

اسی طرح، جہاں تک زون سے باہر کے انفراسٹرکچر کا تعلق ہے، یہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ گیس، بجلی، دیگر سہولتوں کی فراہمی اور خصوصی اقتصادی زون کے نقطہ آغاز تک سڑک پہنچانے کو یقینی بنائیں۔ اس کے ساتھ ہی، قانون خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کو یہ فریضہ سونپتا ہے کہ متعلقہ گیس پائپ لائن کمپنی سے وعدہ حاصل کرے۔⁸⁰

ذمہ داری کا یہ ڈھانچہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ گیس کمپنیاں وفاقی حکومت کی ملکیت اور کنٹرول میں ہیں، بجلی کی پیداوار اور ترسیل وفاقی دائرہ ہے جبکہ تقسیم صوبائی معاملہ ہے۔ اسی طرح، کسی خصوصی اقتصادی زون تک رسائی کی سڑک فراہم کرنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاہم، اس سڑک کو انٹر چینج کے ذریعے قومی شاہراہ سے جوڑنا وفاقی معاملہ ہے۔

Source: JICA (2020). *Special Economic Zone Survey Report 2020*. Tokyo: JICA ⁷⁹

⁸⁰ سیکشن 27، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء اور ضابطہ 14 خصوصی اقتصادی زون ضوابط 2013ء

Source: JICA (2020). *Special Economic Zone Survey Report 2020*. Tokyo: JICA ⁸¹

قانونی ماحول:

جیسا کہ پچھلے سیکشن میں مختصر ذکر کیا گیا، عالمی بینک کے کاروبار کرنے کے اظہار یوں کے مطابق پاکستان کا قانونی ماحول کاروبار کے حوالے سے بہتر نہیں ہے۔ مقامی و غیر ملکی سرمایہ کار دونوں کو اکثر معاہدے پر ناقص عمل درآمد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں مقدمے کے اندراج، پیشی، مقدمے کی سماعت، فیصلے اور عدالتی فیصلے کے نفاذ میں تاخیر عام ہے⁸² (جدول 7.6)۔ پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون بھی فی الحال قانونی ماحول سے الگ نہیں ہیں۔

ہنرمند مزدور:

ہنرمند مزدور کی دستیابی ترقی پذیر معیشتوں میں سرمایہ کاروں کو پیش آنے والے مسائل میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے، خصوصی اقتصادی زونز نہ صرف مختلف لیبر پالیسیوں کے ساتھ تجربہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، بلکہ وہ کاروباری اداروں کے لیے تربیت یافتہ کارکنوں کا ایک پُل بنانے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، چین کے خصوصی اقتصادی زون شینزین کے ابتدائی دور میں متعلقہ فریم ورک کے تحت زیادہ لچکدار لیبر مارکیٹ اور مراعات پر مبنی معاوضے کے ساتھ تجربہ کیا گیا۔ اُس وقت یہ چین میں واحد جگہ تھی جہاں ملازمین کو مقررہ اجرت کے ساتھ ساتھ کارکردگی سے منسلک اجرت الگ سے دی جاتی تھی۔⁸⁶ اسی طرح، جنوبی کوریا کا فارن انویسٹمنٹ زون اپنے مختلف شعبہ جاتی کلسٹروں کے لیے مختلف لیبر سسٹم دیتا ہے۔⁸⁷ دوسری طرف افریقہ میں، کم ہنرمند افرادی قوت اور پیشہ ورانہ تربیت کے محدود مواقع بعض خصوصی اقتصادی زون کے لیے رکاوٹ ثابت ہوئے۔⁸⁸

پاکستان میں، خصوصی اقتصادی زون کا موجودہ قانون ڈیولپر اور کسی بھی سرکاری اتھارٹی یا ادارے کے درمیان تمام تنازعات کے حوالے سے اُس صوبے کی ہائی کورٹ کو سول دائرہ اختیار⁸³ تفویض کرتا ہے جس صوبے میں خصوصی اقتصادی زون واقع ہے۔ اسی طرح، ڈیولپر اور زون انٹرپرائزز، اور متعلقہ خصوصی اقتصادی زون کے درمیان تنازعات کے لیے اصل سول دائرہ اختیار اُس ضلع کی ضلعی عدالت ہے جس میں خصوصی زون واقع ہے۔⁸⁴ خصوصی اقتصادی زون کے باہر، یعنی زون کی انٹرپرائزز کے سپلائرز اور وینڈرز یا زون انٹرپرائزز کی طرف سے تیار کردہ سامان کے ملکی خریداروں کے درمیان تنازعات پر قانون خاموش ہے۔

پاکستان میں لیبر کی پیداواری صلاحیت بھی کمزور ہے اور تربیت یافتہ ہنرمند مزدوروں کی فراہمی بھی (شکل 7.14)۔ ورلڈ بینک انٹرپرائزز سرویز کے مطابق، پاکستان میں 24.2 فیصد فرموں کا خیال ہے کہ لیبر کی ناکافی تعلیم ایک بڑی رکاوٹ ہے، جبکہ بھارت میں یہ خیال 9.4 فیصد، بنگلہ دیش میں 15.7 فیصد اور سری لنکا میں 16 فیصد فرموں کا ہے۔⁸⁹ مثال کے طور پر پنجاب میں ایشیا سازی کے مقبول ترین 30 پیشوں کے لیے لیبر کی رسد کا یہ حال ہے کہ مجموعی طلب کا صرف 10.6 فیصد پورا ہو پاتا ہے۔ سندھ میں یہ رسد مجموعی طلب کا صرف 20.7 فیصد پورا کرتی ہے۔⁹⁰ اگرچہ ایم تھری-آئی سی اور ویلیو

دینا بھر میں خصوصی اقتصادی زون کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ جغرافیائی محل وقوع اور طبعی انفراسٹرکچر کے علاوہ، ایک عمدہ تشکیل شدہ قانونی انفراسٹرکچر بھی زون کی کامیابی کے لیے اہم ہے۔⁸⁵ چنانچہ کاروبار دوست قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کے لیے ایک چیلنج بن سکتی ہے۔

⁸² تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 7 "پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل: کئی معاشیات سے آگے" پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 19ء۔

⁸³ خصوصی دائرہ اختیار سے مراد کسی عدالت کو دیگر تمام عدالتوں سے کوئی مقدمہ خارج کرنے کا اختیار دینا ہے۔ کسی مقدمے کے اصل دائرہ اختیار سے مراد وہ عدالت ہے جو کسی مقدمے کو سب سے پہلے اس کے اختتام تک سنتی ہے۔

⁸⁴ سیکشن 38، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء

⁸⁵ Teresa C. (2019). "From Special Economic Zones to Greater Special Economic Region – Hong Kong Special Administrative Region as a Model for

Legal Infrastructure Design," *UNCTAD Transnational Corporations Journal*. Volume 26, No.3.

⁸⁶ Khandelwal, A., and M. Teachout (2016). "Special Economic Zones for Myanmar." London: International Growth Centre, London

⁸⁷ World Bank (2020), "Assessment of Special Economic Zones in Pakistan: Suggesting Steps Towards Improved Performance". Washington, D.C. :

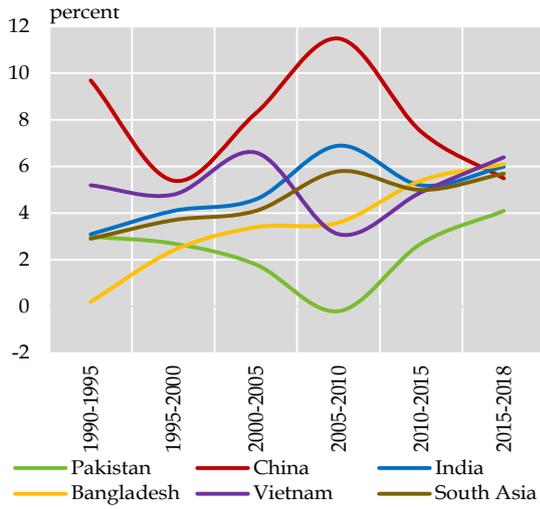
World Bank Group.

⁸⁸ Farole, T. (2011). "Special Economic Zones in Africa: Comparing Performance and Learning from Global Experience." World Bank.

⁸⁹ ماخذ: World Bank. *Enterprise Survey 2011-14*. Washington DC: World Bank.

⁹⁰ تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے "خصوصی سیکشن 1: پاکستان میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت، پیداواریت، بڑھانے میں مسائل اور دشواریاں" پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 20ء۔

شکل 7.14: مزدور کی فی گھنٹہ پیداواریت میں نمو



Source: APO Productivity Databook 2020

اقتصادی زون میں بجلی فروخت کی جاسکے اور زیادہ رسد کی صورت میں زون سے باہر بھی۔ تاہم، ڈیولپرز نے ابھی تک اپنے کپیٹو بجلی گھر نہیں لگائے ہیں۔ دوسری طرف، ڈیولپرز ان کاموں کی دیکھ بھال کے عوض طبی سہولتوں اور پیشہ ورانہ تربیت کی سہولت دینے پر صرف 'نفع نہ نقصان' کی بنیاد پر رقم وصول کر سکتے ہیں۔⁹⁵

ان چیزوں کے علاوہ، ان آپریٹرز کے لیے جو خصوصی اقتصادی زون کو علیحدہ ادارے کے طور پر چلائیں یا ان ڈیولپرز کے لیے جو اس زون کو آپریٹرز کے طور پر چلائیں، مراعات کا کوئی واضح فریم ورک موجود نہیں ہے۔ پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کے موجودہ قانون اور ضوابط میں پہلی بار کی آباد کاری پر توجہ مرکوز ہے، جبکہ طویل عرصے میں خصوصی اقتصادی زون کے آپریشن اور دیکھ بھال پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ایسا ہونا ان سرمایہ کاروں کے لیے خصوصی اقتصادی زون کے منصوبوں کے طویل مدتی استحکام پر تشویش کا باعث بنتا ہے جو ماضی کی انڈسٹریل اسٹریٹجی اور ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کے معاملے میں پاکستان کے تجربے کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

ایڈیشن سٹی ابھی مکمل طور پر آباد اور مکمل فعال نہیں ہوئے ہیں، ان خصوصی اقتصادی زونز میں فرموں کو معیاری لیبر کی کمی کا سامنا ہے۔⁹¹

خصوصی اقتصادی زون کے موجودہ قانون کے تحت، یہ خصوصی اقتصادی زون ملک کے باقی حصوں میں لاگو ہونے والے لیبر اور روزگار کے قوانین سے الگ نہیں۔⁹² دوسری طرف، خصوصی اقتصادی زون کے اندر لیبر کی تربیت کے ادارے ابھی تک قائم نہیں کیے گئے ہیں، کیونکہ ڈیولپرز کو انتظار ہے کہ خصوصی اقتصادی زونز فعال صنعتوں سے کافی حد تک آباد ہو جائیں۔

زون کی سرگرمیاں اور دیکھ بھال

خصوصی اقتصادی زونز پر جو عالمی لٹریچر موجود ہے اس میں ضابطہ ساز اداروں کے علاوہ تین بڑی اقسام کے اسٹیک ہولڈرز کا ذکر ملتا ہے: مالک، ڈیولپرز اور آپریٹرز۔⁹³ کچھ صورتوں میں تشکیل اور آپریشن چلانے کا کام مالک کرتا ہے۔ دوسری صورتوں میں مالک تشکیل کا ٹھیکہ ایک علیحدہ ادارے کو دے سکتا ہے، اور آپریشن چلانے کا کسی اور کو۔ پاکستان کے خصوصی اقتصادی زون کے قانون میں علیحدہ آپریٹرز یا منیجر کا تصور موجود نہیں ہے۔ اس کے بجائے، ڈیولپرز کو بنیادی ڈھانچے اور یوٹیلٹی کی دیکھ بھال کا کام سونپا گیا ہے۔⁹⁴ چنانچہ ڈیولپرز دیکھ بھال اور دیگر خدمات کا معاوضہ وصول کر سکتے ہیں، جیسے عدم اعتراض کے سرٹیفکیٹ (این اوس)، سبڈڈیڈ کے اجراء کے لیے، اور ڈائریکٹر شپ میں تبدیلی پر۔ تاہم، زمین کی فروخت سے حاصل آمدنی کا حصہ ڈیولپرز کی مجموعی آمدنی میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ ڈیولپرز اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں سے بلک ریٹ پر بجلی خریدی جائے اور اسے حکومت کے اعلان کردہ صنعتی نرخوں پر زون انٹراپرائز کو فروخت کریں، اور اس طرح دونوں نرخوں کے درمیان تفاوت سے کمائی کریں۔ خصوصی اقتصادی زون قانون کے مطابق، ڈیولپرز کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کپیٹو بجلی گھر لگائیں یا پن بجلی کے جزیرے نصب کریں تاکہ کسی خصوصی

⁹¹ ماخذ: JICA (2020). *Special Economic Zone Survey Report 2020*. Tokyo: Japan International Cooperation Agency.

⁹² سیکشن 30، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء

⁹³ Mangal M. (2019). "Institutional Structure of Special Economic Zones." Reference No. MYA-1903. London: International Growth Centre

⁹⁴ سیکشن 21، شیٹ (iv) خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء اور ضمیر (7) خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابط 2013ء۔

⁹⁵ سیکشن 27، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء، اور ضوابط (14) اور (15) خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابط 2013ء۔

زون کے اداروں کے لیے مالکاری

کے لیے بینک قرضہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو بینک قرضے کی رقم کو پلاٹ کی واپسی (سرنڈر) کی قیمت محدود کر دیتی ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

معمول کے کاروبار میں، مختلف بینک رہن شدہ جائیدادوں پر مختلف قرض تا قیمت کا تناسب پیش کرتے ہیں، جبکہ رہن شدہ جائیدادوں کے رہن کی مالیت مارکیٹ ویلیو کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم، خصوصی اقتصادی زون میں، زون انٹرپرائز کے خرید کردہ پلاٹ فروخت کرنے کی کوئی مارکیٹ نہیں ہے لہذا، خصوصی اقتصادی زون کے پلاٹ کی سرنڈر ویلیو رہن کی مالیت بن جاتی ہے۔ خصوصی اقتصادی زون کے پلاٹوں کی رہن کی مالیت متعلقہ سرنڈر ویلیو تک محدود ہے چاہے اسی زون میں نئے پلاٹوں کی قیمت فروخت زیادہ ہو۔

نگرانی اور قدر پیمائی

مؤثر نگرانی اور قدر پیمائی خصوصی اقتصادی زون پروگرام کی کامیابی کے لیے اہم ہے۔⁹⁹ خاص طور پر اگر ترقی پذیر معیشتیں پالیسی، قانونی اور ادارہ جاتی تجربات کو زون سے باہر تک وسعت دینا چاہتی ہیں، یا ملک بھر میں زونز کی تعداد بڑھانا چاہتی ہیں تو یہ چیز خصوصی اقتصادی زون پالیسی فریم ورک کا ایک اہم حصہ ہے۔ مناسب نگرانی اور قدر پیمائی سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ مطلوبہ مدت میں حاصل کردہ مالی اور غیر مالی معاشی مقاصد خصوصی اقتصادی زون کو فراہم کی جانے والی مراعات کی مالی لاگت سے زیادہ ہیں یا کم۔

اس سلسلے میں نگرانی اور قدر پیمائی کا مقصد ان امور کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے: لاگت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد، انفراسٹرکچر اور ضوابط کے بارے میں پالیسی تجربات کے معیار کی قدر پیمائی، اضافی امور (جیسے مقامی دکانداروں کی ترقی، ٹیکنالوجی کی منتقلی، کارکنوں کی تربیت)، غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنا اور گلوبل ویلیو چین کے ساتھ مربوط ہونا اور کاروباری دوست ماحول کی طرف مسلسل پیش رفت کرنا۔¹⁰⁰

پاکستان کا موجودہ خصوصی اقتصادی زون فریم ورک زون انٹرپرائز کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ زون میں داخلے کی درخواست منظور ہونے کے چھ ماہ کے اندر وہ عمارت کی تعمیر شروع کر دیں۔ اسی طرح مذکورہ درخواست کی منظوری اور مطلوبہ لائسنسوں اور اجازت ناموں کے حصول کے 24 ماہ میں تجارتی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ علاوہ ازیں، کسی زون انٹرپرائز کی جانب سے خریدی گئی زمین کی ملکیت صرف اسی وقت اس کے نام پر کی جاسکتی ہے جب وہ متعلقہ خصوصی اقتصادی زون میں کم از کم چھ ماہ سے کام کر رہا ہو۔⁹⁶

اگر کوئی زون انٹرپرائز خصوصی اقتصادی زون کے اندر پلاٹ الاٹ ہونے کے بعد عمارت تعمیر کرنا نہیں چاہتا تو وہ پلاٹ کسی دوسرے سرمایہ کار کو فروخت بھی نہیں کر سکتا۔ پلاٹ صرف اصل قیمت خرید پر ڈیولپر کے حوالے کیا جاسکتا ہے، اور ڈیولپر کی طرف سے کٹوتی کردہ انتظامی فیس منہا کی جاسکتی ہے۔⁹⁷ اگر ایک زون انٹرپرائز اپنا کاروبار (بشمول زمین، پلانٹ اور مشینری اور دیگر سازوسامان) کسی دوسری کمپنی کو فروخت کرتا ہے، تو انٹرپرائز کا نیا مالک بعد میں پلاٹ کسی اور کو نہیں بیچ سکتا۔⁹⁸ وہ پلاٹ اصل قیمت خرید پر ڈیولپر کے حوالے کر سکتا ہے، انتظامی چارجز منہا کر کے۔ ان شرائط کا مقصد خصوصی اقتصادی زون میں ریئل اسٹیٹ کی طرف سے پلاٹوں کی سٹہ بازی کو روکنا اور فعال زون انٹرپرائز کے ساتھ آبادی کو تیزی سے بڑھانا ہے۔ تاہم، اس کے نتائج موجود ہیں۔

ایک طرف چونکہ کسی زون انٹرپرائز کے کام شروع کرنے کے کم از کم چھ مہینے تک زمین کی ملکیت منتقل نہیں کی جاتی، اس لیے کاروباری ادارے اشیا سازی اور دیگر عمارت کی تعمیر کے لیے بینک قرضے لینے کے لیے زمین رہن نہیں رکھوا سکتے۔ ایسا اس صورت میں بھی ہے جب زون انٹرپرائز نے زمین کی پوری قیمت ادا کر دی ہو۔ دوسری طرف، اس منظر میں جہاں کوئی زون انٹرپرائز کام شروع کرتا ہے، زمین کی ملکیت حاصل کرتا ہے، اور پھر توسیع یا کسی اور مقصد

⁹⁶ ضابطہ 44، خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابط 2013ء اور سیکشن 16، شق (g) خصوصی اقتصادی زونز ایکٹ 2012ء۔

⁹⁷ یہ چارجز قیمت خرید کے 10 تا 6 فیصد تک ہوتے ہیں، اور زون کے ضوابط کے مطابق مختلف ڈیولپرز کے لیے مختلف ہیں۔

⁹⁸ سیکشن 16، شق (h) خصوصی اقتصادی زونز ایکٹ 2012ء، اور ایس ای زیڈ زون انٹرپرائز کا داخلہ اور پلاٹ کی فروخت، لیڈ اور سب لیز کے ضوابط 2021ء کا ضابطہ 6۔

⁹⁹ M. Alexianu, M. Saab, M. Teachout and A.K. Khandelwal (2019). "Doing Special Economic Zones Right: A Policy Framework", IGC Policy

Note. London: IGC

P. Manwaring, M. Teachout (2020). "Special Economic Zones Policy Considerations for Uganda." IGC Policy Note. London: IGC.¹⁰⁰

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

خصوصی اقتصادی زونز کے چیلنجز کی بنیاد پر، درج ذیل سفارشات ملک کو خصوصی اقتصادی زونز کے امکانات کو بروئے کار لانے میں مدد دے سکتی ہیں۔

خصوصی اقتصادی زون پالیسی اور مقاصد

خصوصی اقتصادی زون کا پالیسی فریم ورک جس کے واضح طور پر مقاصد بیان کیے گئے ہوں، دنیا بھر میں خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے اہم عوامل میں سے ایک ہے، جیسا کہ سیکشن 7.2 میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ پاکستان میں اس طرح کا کوئی فریم ورک موجود نہیں اس لیے ضروری ہے کہ خصوصی اقتصادی زون کی پالیسی کا ایک تفصیلی مسودہ تیار کیا جائے تاکہ اسے تقابلی قانونی فریم ورک کی رہنمائی کی جائے اور صوبائی صنعتی پالیسیوں کے مختلف پہلوؤں سے نمٹا جائے۔ سرمایہ کاری پالیسی کے دیگر آلات، جیسے ایس ٹی زیڈ اے اور ای پی زیڈ اے، اور مختلف وفاقی و صوبائی صنعتی پالیسیوں، اقتصادی ترقی کے فریم ورک اور بجٹ اقدامات کے ساتھ خصوصی اقتصادی زون پالیسی کا ہم آہنگ ہونا بھی اتنا ہی اہم ہے۔

اگرچہ متعلقہ حکام اپنی جگہ پر خصوصی تشخیصی ریسرچ کریں گے اور اس کے مطابق مطلوبہ ضوابطی ردوبدل کو عمومی سمت کے طور پر نافذ کریں گے تاہم درج ذیل موضوعات پر غور کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک ایسے واضح پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے جو یہ بتائے کہ مختلف مقاصد مختلف خصوصی اقتصادی زونز کو تفویض کیے جاسکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کیے جاسکتے ہیں تو پھر خصوصی اقتصادی زونز کے لیے ڈیزائن، عمارات، انفراسٹرکچر اور تربیتی ڈھانچے کو اس کے مطابق بنانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اسی طرح، پالیسی کو اس بات پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے کہ خصوصی اقتصادی زونز کو غیر ترقی یافتہ علاقوں میں تبدیلی لانے کے لیے استعمال کیا جائے یا نہیں۔ اگر ہاں، تو پھر اس زون کے آس پاس سڑک، صحت اور تعلیمی سہولت جیسے سازگار ماحول کو یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں گے، اور بیک وقت دیگر خصوصی اقتصادی زونز کے کاروباری اداروں کے لیے عدم ترغیب پیدا کیے بغیر، ان خصوصی اقتصادی زونز کے لیے سہولت سازی کے کون سے آلات دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح، اگر ہائی ٹیک زونز کو پالیسی

پاکستان میں، ڈیولپر ز اور خصوصی اقتصادی زون کی اتھارٹیز دونوں پر اس امر کی نگرانی لازم ہے کہ زون انٹرپرائز تمام قابل اطلاق ضوابط پر عمل کریں اور ان کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔ خصوصی اقتصادی زون کمیٹی کو زون انٹرپرائز کی نگرانی کرنے کی بھی ضرورت ہے، جبکہ خصوصی اقتصادی زون کی صوبائی اتھارٹیز پر لازم ہے کہ اپنے متعلقہ صوبے میں خصوصی اقتصادی زون کے بارے میں بی او اے کو سالانہ رپورٹ دیں۔ انہیں ایک سالانہ رپورٹ بھی پیش کرنی ہے جس کے کلیدی اجزایہ ہوں گے: (الف) ہر خصوصی اقتصادی زون کی حیثیت کا خلاصہ، بشمول فعال زون انٹرپرائز کی تعداد، سال میں فعال ہونے والے نئے زون انٹرپرائز، باقی غیر فروخت شدہ یا غیر لیز شدہ زمین کی مالیت، اور (ب) خصوصی اقتصادی زون کے اندر مسائل یا امور کی تفصیلات جن میں اصلاح کی ضرورت ہے۔¹⁰¹

اسی طرح، سیکرٹری بی او اے / بورڈ آف انویسٹمنٹ کے لیے ضروری ہے کہ بی او اے کو سالانہ رپورٹ پیش کرے جس میں ان امور پر متعلقہ معلومات ہوں: (الف) خصوصی اقتصادی زونز کی سرگرمیاں، پیش رفت اور مستقبل، (ب) برآمدات، جی ڈی پی، روزگار اور عام قابل قبول کارکردگی کے اظہاریوں میں ہونے والا تخمینہ شدہ اضافہ، (ج) منعقد کیے گئے سیمینار، کانفرنسیں، تربیتی پروگرام، اور (د) چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ کی سفارشات۔¹⁰² تاہم عملاً یہ رپورٹیں عوامی طور پر دستیاب نہیں ہیں۔

7.5 مستقبل کے لیے پالیسی کی راہیں

خصوصی اقتصادی زونز کے مسائل کے تجزیے اور ان کے حل کے لیے ایک لاٹھی سے سب کو ہانکنے کا طریقہ مناسب قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خصوصی اقتصادی زونز مختلف ممالک میں مختلف مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔ نہ صرف مطلوبہ نتائج کے لحاظ سے بلکہ ملک کے مخصوص وسیع تر معاشی اور نظم و نسق کے چیلنجز کے اعتبار سے بھی۔ تاہم، سیکشن 7.2 میں زیر بحث آنے والے کامیابی کے مشترک عوامل، عمومی طور پر پاکستان میں سرمایہ کاری اور صنعتی نمو کے لیے منفرد چیلنجز اور سابقہ سیکشن میں زیر بحث آنے والے

¹⁰¹ سیکشن 23، 20، 17 خصوصی اقتصادی زونز ایکٹ 2012ء، اور ضابطہ 56 خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابط 2013ء۔

¹⁰² ضابطہ 58، خصوصی اقتصادی زونز کے ضوابط 2013ء۔

زون کے انٹریٹرز کی بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ خصوصی اقتصادی زون کے منظور شدہ قانونی فریم ورک کا نفاذ تیز کیا جائے، جس میں چار اہم اقدامات کو پیش نظر رکھا جائے۔

اول، مجوزہ قانونی فریم ورک کو واضح طور پر یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مختلف وزارتوں اور محکموں کے ساتھ رابطے کے لحاظ سے حتمی ذمہ داری اور جواب دہی کس کی ہے۔ مثال کے طور پر، جنوبی افریقہ میں خصوصی اقتصادی زون پالیسی تشکیل اور آپریشنز کی ”نگرانی اور جوابدہی“ کی ذمہ داری متعلقہ وزیر یا میئر کو تفویض کرتی ہے، جیسا بھی معاملہ ہو۔¹⁰⁵

دوم، طریقہ کار کو آسان بنانے کے اقدامات میں یہ بات بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ کاروباری اداروں سے ایک جیسی معلومات بار بار نہ مانگی جائیں۔ کاروباری اداروں کی منفرد شناخت کے ساتھ مرکزی ڈیٹا بیس قائم کر کے اسے ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ بھارت میں اس پر اسیس کو آسان بنانے کے لیے خصوصی اقتصادی زون ایکٹ نے حکومت کو اختیار دیا ہے کہ ڈیولپر زون اور انٹریٹرز کے لیے متعدد افعال کے تحت اجازت حاصل کرنے کے لیے وہ ایک ہی فارم جاری کر سکتی ہے۔¹⁰⁶

سوم، سسٹم کو یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ انسانی عمل دخل اور واسطہ کم سے کم استعمال ہو، چنانچہ آٹومیشن اور ایسے پلیٹ فارمز کی تشکیل کے ذریعے جن کے تحت کاروباری ادارے تمام دستاویزات اور ادائیگیوں کے ہمراہ اپنی درخواستیں ایک ساتھ جمع کر سکیں، یہ ممکن بنایا جاسکتا ہے۔¹⁰⁷

اس طرح کے نظام میں درخواست کی وصولی سے لے کر درخواست کی تکمیل تک ہر مرحلے کا وقت معلوم یا درج ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، چین کے ژونگ گوانکن ای-پارک میں ”ڈیجیٹل بیجنگ“ کے اقدام کے تحت ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے دستاویزات کے طریقہ کار کو سادہ اور آسان بنایا گیا ہے۔¹⁰⁸

میں ترجیح حاصل ہے تو ایسے ریگولیٹری فریم ورک موجود ہیں یا نہیں کہ ریسرچرز، اسٹارٹ اپس، وینچر سرمایہ دار اور مالکاری کے لیے دیگر اداروں، تعلیمی اداروں اور مستحکم متعلقہ کاروباری اداروں کا نیٹ ورک تشکیل دے کر فعال کیا جائے۔ آخر میں، خصوصی اقتصادی زون کی پالیسی ایسی ہونی چاہیے کہ پیچیدگیاں کم کرنے کی خاطر، مماثل مینیڈیٹ کا مسئلہ بھی حل کر سکے۔

ون اسٹاپ شاپ

ایک کامیاب خصوصی اقتصادی زون کو ایسے پالیسی نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو تمام متعلقہ وزارتوں، محکموں، اور ایجنسیوں کے درمیان حکومت کی مختلف سطحوں پر ہم آہنگی کو بڑھائے۔ جیسا کہ پچھلے سیکشن میں نشاندہی کی گئی، اس وقت کئی اداروں کی ذمہ داریاں ایک دوسرے کے مماثل ہیں اور اس وجہ سے منصوبوں میں تاخیر ہوتی ہے۔ ان خطرات کو تسلیم کرتے ہوئے، خصوصی اقتصادی زون فریم ورک نے بی او اے، بی او آئی اور خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی سے تقاضا کیا ہے کہ وہ متعلقہ وفاقی اور صوبائی حکام اور ایجنسیوں کے حوالے سے خصوصی اقتصادی زون کے لیے آسان انتظامی طریقہ کار فروغ دیں، جس کے نتیجے میں وہ ڈیولپر زون اور انٹریٹرز کی سہولت کے لیے مکمل تعاون کریں۔¹⁰³

چنانچہ حکومت نے خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کی طرف سے ون ونڈو آپریشن کی منظوری پہلے ہی دے دی ہے جس کے تحت صوبائی حکومت لیبر، ماحول اور دیگر قوانین کے نفاذ اور خصوصی اقتصادی زون سے مقامی اور صوبائی ٹیکس وصولی کے لیے اختیارات یا تو تفویض کرے گی، یا مختلف محکموں کے نمائندوں کو خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کے دفتر میں تعینات کرے گی۔ اس کے علاوہ، وفاقی حکومت کے محکمے (ایف بی آر، ایس ای سی پی وغیرہ) زون میں اسی طرح کے کاموں کے لیے نمائندے تعینات کریں گے۔¹⁰⁴

¹⁰³ دفعہ 28 اور 29، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ، 2012ء۔

¹⁰⁴ بی او آئی، سالانہ رپورٹ (2018-19ء)۔

¹⁰⁵ Policy on the Development of Special Economic Zones in South Africa (2012) (www.thedtic.gov.za/wp-content/uploads/NIPF-1.pdf)

¹⁰⁶ Chapter V (Single Window Clearance), Section 19, The SEZ Act, 2005, India

¹⁰⁷ A. Stone (2006). *Establishing a Successful One Stop Shop: The case of Egypt*. Presented at IMF/AMF High-Level Seminar on Institutions and

Economic Growth in the Arab Countries. Washington, D.C.: IMF

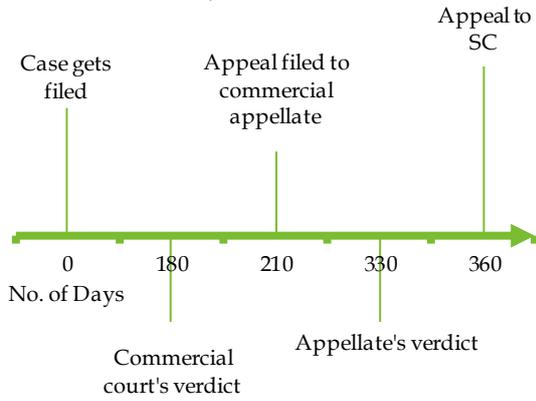
¹⁰⁸ V.D. Ndou (2004). "E-government for Developing Countries: Opportunities and Challenges",

کمپنیاں اس پارک میں آن لائن سسٹم استعمال کرتے ہوئے درخواستیں اور دستاویزات جمع کرا سکتی ہیں، سرکاری اداروں میں اپنا اندراج کرا سکتی ہیں اور سرکاری افسران کے ساتھ آن لائن بات چیت کر سکتی ہیں۔

باکس 7.2: پنجاب میں تجارتی عدالتوں کا قیام: ایک حالیہ پیش رفت

تجارتی عدالتیں تجارتی تنازعات، مثلاً معاہدے کی خلاف ورزی، حقوق املاک دانش کی خلاف ورزی، اور دھوکہ دہی کے نتیجے میں بننے والے مقدمات نمٹانے میں مہارت رکھتی ہیں۔ یہ خصوصی عدالتیں تجارتی قانونی چارہ جوئی کا وقت اور لاگت ضائع ہونے سے بچا کر کاروباری ماحول اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بہتر بناتی ہیں۔

شکل 7.2.1: تجارتی عدالتوں میں مقدمات پر کارروائی کی مدت



Source: Punjab Commercial Court Ordinance, 2021

بین الاقوامی بہترین روایات کے مطابق¹، حکومت پنجاب نے حال ہی میں 13 اپریل 2021ء کو اعلیٰ میں پنجاب کمرشل کورٹ آرڈیننس کے ذریعے صوبے میں تجارتی عدالتیں قائم کرنے کا طریقہ کار وضع کیا ہے۔ یہ آرڈیننس حکومت کو ضلعی سطح پر تجارتی عدالتیں بنانے کے اختیارات دیتا ہے۔ ان عدالتوں کو اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام تجارتی تنازعات کی سماعت کا اختیار ہے، جن کے دعوے کی مالیت پانچ لاکھ روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ آرڈیننس میں تنازع کے فریقوں کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے، بشمول ملکی یا غیر ملکی کمپنیاں، شرکاء اور فرم اور افراد۔

آرڈیننس کے تحت کمرشل کورٹ سیکرٹریٹ بھی قائم کیا جائے گا جو کیس ریکارڈ رکھنے کے ساتھ ساتھ کاروباری اور مالیات سے متعلق معاملات پر کمرشل عدالت کے ججوں کی تربیت اور تعلیم کا ذمہ دار ہوگا۔

آرڈیننس مقدمات کے لیے ای فلنگ سسٹم کی بھی سہولت فراہم کرے گا۔ اس نے عدالت کو پابند کیا ہے کہ مقدمہ دائر ہونے کے بعد 180 دن میں فیصلہ دے، اور دو سے زیادہ التوا نہ ہوں۔ یہ پاکستان میں

تجارتی مقدمات کے حل میں فی الحال لگنے والے اوسطاً 1,071 یوم کی نسبت خاصا تیز تر ہے۔ درحقیقت، یہ بہترین کارکردگی والے سنگاپور کے قریب ہے، جہاں مقدمہ 164 دن میں نمٹایا جاتا ہے۔²

آرڈیننس میں کمرشل ایپلٹ ٹریبونل بنانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ متاثرہ فریق عدالتی فیصلے کے 30 دن میں ٹریبونل میں اپیل کر سکتا ہے جو 120 دن کے اندر اپیل حل کرنے کا پابند ہے (شکل 7.2.1)۔

حوالہ جات:

¹ پنجاب پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ بورڈ، "کاروبار کرنے میں آسانی کے تحت معاہدوں پر عمل درآمد 2021ء"

² ایضاً حوالہ 1

وزارتوں کی جانب سے اقدام کے لیے بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔¹⁰⁹ بصورت دیگر، کو آرڈینیشن کی ناکامی برقرار رہے گی، اور ون اسٹاپ غیر موثر رہے گا۔ ایک طبعی ون اسٹاپ شاپ کا یومیہ دورانیہ طویل رکھنے پر بھی غور ہو سکتا ہے، جیسے مصر میں کامیاب تجربہ کیا گیا، تاکہ درخواستوں پر تیز رفتاری سے کام کیا جاسکے۔¹¹⁰

چہارم، یہ بھی اہم بات ہے کہ خصوصی اقتصادی زون سے متعلق درخواستوں پر عملدرآمد کے لیے مختصر وقت مختص کیا جائے۔ اسے محض اخلاقی ترغیب کا معاملہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ خصوصی اقتصادی زون کے سلسلے میں آنے والی درخواستوں پر کارروائی کو ترجیح دینا ہوگی اور اس کی تکمیل کا ایک دورانیہ مقرر کرنا ہوگا، تب ہی یہ کام ممکن ہوگا۔ ون اسٹاپ شاپ کے طبعی ماڈل کے معاملے میں مختلف وزارتوں، محکموں اور اداروں کے نمائندوں کو اپنی

The Electronic Journal of Information Systems in Developing Countries, 18(1), 1-24.

P. Manwaring and M. Teachout (2020). *Special Economic Zones: Policy considerations for Uganda*. IGC Policy Note. London: IGC. ¹⁰⁹

A. Stone (2006). *Establishing a Successful One Stop Shop: The case of Egypt*. Presented at IMF/AMF High-Level Seminar on Institutions and ¹¹⁰

Economic Growth in the Arab Countries. Washington, D.C.: IMF.

سرمایہ کاری کے ماحول کی دیگر رکاوٹیں

سرمایہ کاری کے مجموعی کمزور ملکی ماحول سے خصوصی اقتصادی زونز کو بچانے کے لیے درج ذیل اقدامات کاروبار دوست قانونی ماحول بنانے اور ہنرمند لیبر فورس کی دستیابی بڑھانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

قانونی ماحول:

پنجاب حکومت نے اپریل 2021ء میں پنجاب کمرشل کورٹس آرڈیننس 2021ء نافذ کیا، جب تک پاکستان میں کوئی مخصوص تجارتی عدالت نہیں تھی۔ پنجاب میں تجارتی عدالتوں کا قیام ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے، خصوصاً اس لیے کہ تجارتی عدالتیں ملک میں معاہدوں کے نفاذ کی صورت حال بہتر بنا سکتی ہیں اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو فوری انصاف فراہم کر سکتی ہیں۔

اس پیش رفت کی روشنی میں یہ سفارش کی جاتی ہے کہ یہ عدالتیں ان اضلاع میں قائم کی جائیں جہاں خصوصی اقتصادی زونز قائم ہیں۔ متبادل کے طور پر قریبی واقع تجارتی عدالتوں کے دائرہ کار میں توسیع کی جاسکتی ہے تاکہ خصوصی اقتصادی زونز کو بھی شامل کیا جاسکے۔ پنجاب کے معاملے میں، حکومت موجودہ آرڈیننس کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعے تجارتی عدالت قائم کر سکتی ہے۔ دیگر صوبوں کو کمرشل عدالتوں کے قیام کے لیے اپنے قوانین منظور کرانے ہوں گے۔ ان قوانین میں فیصلوں کے ساتھ ساتھ ہر سطح پر اپیلوں کے لیے مقررہ ٹائم لائن بھی دینا ہوگی۔

ہنرمند مزدور:

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز میں بین الاقوامی سطح کے مسابقتی معاوضے پر مزدوروں کی دستیابی ایک چیلنج ہے جس سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ چار و سب سے شعبوں کا تجزیہ اور غور و خوض کیا جائے، اس کے بعد درست سمت میں اقدام کیا جائے۔

پہلا سوال مراعات کا ہے۔ زون انٹری پرائز کو مزدوروں کو تربیت دلانے کی کوئی ترغیب پاکستان کے موجودہ خصوصی اقتصادی زون فریم ورک میں شامل نہیں۔ اس کے برعکس فلپائن میں، خصوصی اقتصادی زون انٹری پرائز مزدوروں کو تربیت دینے پر جو اخراجات برداشت کرتے ہیں ان پر انہیں اضافی ٹیکس کوٹنی ملتی ہے۔¹¹² اسی طرح، جمہوریہ سلوواک اور سربیا تربیت

چونکہ خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء ضلعی اور اعلیٰ عدالتوں کو مختلف فریقوں کے درمیان تنازعات کے لیے خصوصی اصل دائرہ اختیار دیتا ہے، اس لیے متعلقہ قانونی فریم ورک کو ان تجارتی عدالتوں کو خصوصی اقتصادی زون سے متعلق تنازعات کے لیے دائرہ اختیار فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی، جس میں زون انٹری پرائز، ڈیولپرز، حکومتوں / سرکاری اداروں کے تمام درجے، اور وہ انٹری پرائز جو خصوصی اقتصادی زونز میں شامل کسی انٹری پرائز کے ساتھ کاروبار میں شریک ہیں، شامل ہوں گے۔

کمرشل عدالتیں قائم کرنے کے بعد، درمیانی سے طویل مدت میں، ایک اور حل یہ ہو سکتا ہے کہ بین الاقوامی کمرشل عدالت قائم کر کے بین الاقوامی جج

G. Dimitropoulos (2021). "International Commercial Courts in the 'Modern Law of Nature': Adjudicatory Unilateralism in Special Economic Zones", *Journal of International Economic Law*, Volume 24, Issue 2.

¹¹² دفعہ 42، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 1995ء (فلپائن ایس ای زیڈ ایکٹ)

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

اقتصادی زونز میں مستقبل کے روزگار کے مواقع پر ایک اسٹڈی حال ہی میں شائع کی۔¹¹⁶ ملٹی پہلو کے ایسے تجزیوں کے علاوہ، مختلف مہارتوں میں فرق کے سروے کے ذریعے رسدنی پہلو کی بھی قدر پیمائی کی ضرورت ہے جس میں مختلف پیشوں میں ہنرمند مزدوروں کی دستیابی اور اجرت کا جائزہ لیا جائے۔

رسدنی پہلو کے یہ سروے ان اضلاع میں کروانے کی ضرورت ہے جن میں خصوصی اقتصادی زونز واقع ہیں یا بنانے کا منصوبہ ہے، اور ان اضلاع میں جہاں سے حالیہ اور تاریخی رجحانات کو دیکھتے ہوئے مزدوروں کے سفر یا نقل مکانی کے لیے نکلنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ضلعی سطح پر افرادی قوت کا سالانہ سروے بہت کام دے گا، کیونکہ فی الحال پاکستان دفتر شماریاتی افرادی قوت کا جو سروے کرتا ہے وہ صرف صوبائی سطح پر نمائندگی کرتا ہے۔

تیسرا شعبہ موجودہ لیبر قوانین کے مقابلے میں کاروباری برادری کی ضروریات کا جائزہ لینے سے متعلق ہے۔ مثال کے طور پر، کاروباری برادری کی طرف سے تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ کم از کم اجرت میں ہونے والا اضافہ مزدور کی پیداواریت میں اضافے سے زیادہ ہے، جس کی بنا پر دوسرے ممالک کے مقابلے میں مسابقت کم ہو رہی ہے۔¹¹⁷ اس مقصد کے لیے، مزدوروں کی پیداواریت کے اعداد و شمار¹¹⁸ کا باقاعدہ حصول، اور مزدوروں کے مصارف زندگی کا اندازہ لگانے کے لیے صنعتی مزدور¹¹⁹ کے صارف اشاریہ قیمت جیسے اظہاریے ایسی کم از کم اجرت مقرر کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو کاروباری اداروں اور مزدوروں کے لیے مناسب ہوں۔

اور ہنرمندی کی تجدید کے لیے گرانٹ اور امداد دیتے ہیں، جبکہ البانیہ تربیتی اخراجات کے 200 فیصد کے برابر ٹیکس کٹوتی کی اجازت دیتا ہے۔¹¹³

پاکستان کا موجودہ خصوصی اقتصادی زون فریم ورک زون کے ڈیولپر ز کو پابند کرتا ہے کہ وہ پیشہ ورانہ تربیتی مراکز نہ منافع نہ نقصان کی بنیاد پر چلائیں۔¹¹⁴ ڈیولپر ز کی، خاص طور پر جو نجی شعبے میں ہیں، حوصلہ افزائی کی خاطر اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ انڈسٹری کی بدلتی ہوئی ضروریات کے ساتھ ادارے ترقی کریں اور ارتقا حاصل کریں اور، ایک حل یہ ہے کہ منافع بخش تربیتی ادارے بنانے کی ڈیولپر ز کو اجازت دی جائے، اس کے ساتھ ساتھ خصوصی اقتصادی زون کے اندر تربیتی مراکز کی اجارہ داری بننے کے خدشات کو دور کیا جائے۔

پیشہ ورانہ تربیت کو عوامی بھلائی کا کام سمجھا جائے تو حکومت خصوصاً خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کے لیے ایک اور آپشن یہ ہے کہ ڈیولپر ز اور زون انٹرپرائزز کے ساتھ شراکت داری بنا کر پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے تحت وکیشنل ٹریننگ سینٹر قائم کیے جائیں۔ اس سے مہارتوں کو ترقی دینے کی ضروریات کی نشاندہی، ان ضروریات کو پورا کرنے کے منصوبے بنانے اور پائیدار فنڈنگ کے ذریعے تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ملائیشیا کے پینانگ اسکلز ڈیولپمنٹ سینٹر نے پی پی پی ماڈل کی پیروی کی، جو گذشتہ دو دہائیوں میں ملائیشیا کی معاشی ترقی کا ایک اہم عنصر ہے۔¹¹⁵

تجزیے کا دوسرا شعبہ خود ہنرمند مزدور کی دستیابی سے متعلق ہے۔ نیشنل وکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن (این اے وی ٹی ٹی سی) نے ممکنہ صنعتوں اور مقامی صلاحیتوں کی روشنی میں فاسٹ ٹریک تربیتی سی پیک خصوصی

M. Petrovic (2017). *Tracking Special Economic Zones in the Western Balkans: Objectives, Features and Key Challenges*. Regional Study under¹¹³

Economic Reform Programmes. Paris: OECD

¹¹⁴ ضابطہ نمبر 15، خصوصی اقتصادی زون ضوابط 2013ء

Farole, T. (2011). *Special Economic Zones in Africa: Comparing Performance and Learning from Global Experience*. Directions in Development¹¹⁵

Series- Trade. Washington D.C.: WB.

¹¹⁶ یہ تحقیق "Job Market Forecast and Skilled Labour Profiling Fast Track Special Economic Zones – China Pakistan Economic Corridor" این اے وی ٹی ٹی سی

نے شائع کی، اس پر کام سینٹر آف ایسی ایس فارسی بیک اور پائڈ نے مل کر کیا تھا۔

Charter of Economy (2020), The Pakistan Business Council (www.pbc.org.pk/wp-content/uploads/PBCs-charter-of-economy.pdf).¹¹⁷

¹¹⁸ مثال کے طور پر امریکی بیورو آف لیبر اسٹیٹسٹکس مزدور کی پیداواریت اور اخراجات (ایل پی سی) شائع کرتا ہے۔

¹¹⁹ مثال کے طور پر لیبر بیورو انڈیا صنعتی مزدوروں کے لیے ماہانہ صارف اشاریہ قیمت شائع کرتا ہے۔

آمدنی ہوتی ہے جو اکثر دوسرے خصوصی اقتصادی زون کے قیام کے لیے استعمال ہوتی ہے یا ڈیولپر کو بطور منافع ادا کی جاتی ہے۔ خصوصی اقتصادی زونز کو پائیدار بنانے کے لیے ڈیولپر کو مسلسل آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے مختلف خدمات سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

ایسی ایک مثال کیپیٹو پاور سے حاصل ہونے والی آمدنی کی ہے: جتنی جلد کوئی ڈیولپر خصوصی اقتصادی زونز کو فعال زون انٹریڈز سے آباد کرے گا، اتنی ہی جلد وہ بجلی فروخت کر کے آمدنی حاصل کرنا شروع کر دے گا۔ آرائل این جی کی فروخت، گودام کی خدمات کی پیشکش، فصلے کے ٹریڈنگ پلانٹس، ڈی سیلناٹزیشن پلانٹس اور ٹیننگ کے لیے لیبارٹری کی فراہمی، جائے کار کے ساتھ ساتھ کانفرنسوں، سیمیناروں اور میٹنگ ہالوں کا اہتمام اور منافع بخش پیشہ ورانہ تربیتی ادارے قائم کرنا، اسی طرح کے مواقع ہیں۔ ان پہلوؤں کا احاطہ کرنے والا پالیسی فریم ورک خصوصی اقتصادی زون کے منصوبوں کی طویل مدتی پائیداری کے لیے ضروری سمت فراہم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

زون انٹریڈز کے لیے مالکاری

خصوصی اقتصادی زونز میں رہن کے قابل اراضی کی عدم موجودگی میں، زون انٹریڈز کی قرضے کی ضروریات کو صوبائی اور وفاقی حکومتیں آسان بنا سکتی ہیں، کیونکہ خصوصی اقتصادی زون کے موجودہ فریم ورک کے تحت پہلا چارج ڈیولپر کے پاس رہتا ہے، یعنی اس زون کا پلاٹ صرف ڈیولپر کو واپس کیا جاسکتا ہے، اس بنا پر بینک کاروباری اداروں کو قرض دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ ان چیزوں کی بنا پر خصوصی اقتصادی زون کے لیے بینک قرضے کے واضح پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے، یہاں چین کے تجربے سے سبق لیا جاسکتا ہے۔ خصوصی اقتصادی زون پر چین کے لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ قرضے کی ترجیحی پالیسیاں، جیسے حکومت کی طرف سے بینک گارنٹی اور رعایتی قرضے، مختلف خصوصی اقتصادی زونز اور کلکٹرز کے زون انٹریڈز کو پیش کیے گئے۔¹²³

آخر میں، قومی اور صوبائی لیبر پالیسیوں اور مہارت کی حکمت عملی کو خصوصی اقتصادی زونز کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، موجودہ قومی ہنر برائے تمام حکمت عملی اور پاکستان کے لیے تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت (ٹی وی ای ٹی) پالیسی میں خصوصی اقتصادی زون کے لیے کوئی واضح اقدامات موجود نہیں۔¹²⁰ پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون پر بڑھتے ہوئے زور کی روشنی میں خصوصی اقتصادی زون سے متعلق وفاقی اور صوبائی پالیسیوں اور سروے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے، بشمول غیر ملکی سرمایہ کاروں کی توجہ کی صورت میں مزدوروں کے لیے انگریزی اور چینی زبان کی تربیت کی ضرورت، اور اگر خصوصی اقتصادی زونز ہنر مند لیبر کے ذرائع سے بہت دور واقع ہیں تو مزدوروں کے لیے سفر اور رہائش کی سہولت۔

زون کی سرگرمیاں اور دیکھ بھال

خصوصی اقتصادی زون کا موجودہ فریم ورک ڈیولپر کو کیپیٹو پاور پلانٹس یا بجلی گھر لگانے کی اجازت دیتا ہے۔ مزید برآں، کابینہ نے ڈیولپر کو گیس، بجلی اور دیگر سہولتیں بڑی مقدار میں خریدنے اور اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کے مطلوبہ نرخوں پر کاروباری اداروں کو فراہم کرنے کی اجازت دینے کی پالیسی بھی منظور کی ہے۔¹²¹

یہ حوصلہ افزا پیش رفت ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسٹیک ہولڈرز کو واضح سمت دینے، اور اجارہ داری کے خدشات سے نمٹنے کے لیے پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، کاروباری برادری میں اس لحاظ سے آگاہی پیدا کرنے، اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے کہ وہ بطور ڈیولپر اور آپریٹر ز اپنی انٹریڈز سوچ کو خصوصی اقتصادی زون میں لے کر آئے، ضروری نہیں کہ سرکاری شعبے کے ڈیولپر نے سرکاری شعبے میں تربیتی ڈھانچہ دیا ہو۔¹²²

کامیاب خصوصی اقتصادی زونز کو آمدنی پلاٹوں کی فروخت کے بجائے اپنی خدمات سے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پلاٹ کی فروخت سے ایک بار

¹²⁰ National Vocational and Technical Training Commission, National Skills for All Strategy, (www.navttc.gov.pk/wp-content/uploads/2020/10/National-Skills-for-All-Strategy-2018.pdf); Technical and Vocational Educational Training Policy (www.navttc.gov.pk/wp-content/uploads/2020/10/NTP2018.pdf)

¹²¹ بورڈ آف انویسٹمنٹ کی سالانہ رپورٹ 2018-19

¹²² S. Burgess and M. Ratto (2003). "The Role of Incentives in the Public Sector: Issues and Evidence", *Oxford Review of Economic Policy*, 19(2):

285-300.

¹²³ Zeng D, 2010, Building Engines for Growth and Competitiveness in China Experience with Special Economic Zones and Industrial Clusters, World Bank

نگرانی اور قدر پیمائی

خصوصی اقتصادی زونز کی کامیابی کے لیے نگرانی اور قدر پیمائی کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اس کی مطلوبہ معلومات کی اساس وسیع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خام مواد، پیداوار، نتائج اور اثرات کے مختلف اظہارے اس میں شامل کیے جاسکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سالانہ سرمایہ کاری، کمپنیوں کی تعداد، پیداوار، فروخت، برآمدات اور ٹیکس سے متعلق روایتی ڈیٹا بیس کے علاوہ اسپل اور زون کی پیمائش کرنے والے اشاریوں کو بھی ٹریک کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں ملازمین کی تعلیم اور مہارت کی سطح شامل ہو سکتی ہے، کل ملازمین میں غیر ملکی ملازمین اور کنسلٹنٹ کا تناسب، تحقیق اور ترقی پر خرچ، مقامی وینڈرز سے سامان کا حصول بمقابلہ درآمدات، اور مقامی اور درآمدی اشیاء و خدمات کے سروے، نیز مقامی اشیاء لینے کی وجوہات بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔

نگرانی اور قدر پیمائی کے مقصد کے لیے متعدد سرکاری اداروں پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، نیپرا بجلی کے تعلق کے دورانیے اور اس کے اوسط تعداد کا جائزہ لینے کے لیے خصوصی اقتصادی زون میں ماہانہ کارکردگی کا جائزہ لے سکتی ہے۔ اسی طرح سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیٹا اضافہ قدر کے درجے کے ساتھ ساتھ زون سے باہر کے وینڈرز سے رابطے پر روشنی ڈال سکتا ہے۔ خصوصی اقتصادی زونز کے لیے اشیاء سازی کا مشترکہ اشاریہ پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے بنایا جاسکتا ہے تاکہ ان زونز کے اندر پیداواری رجحانات کا جائزہ لیا جاسکے۔

اس کے علاوہ، ضوابطی اثرات کی وقتاً فوقتاً تشخیص سے خصوصی اقتصادی زونز کے لیے ضوابطی اور قانونی ماحول کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ نگرانی اور قدر پیمائی کی ایک اور متحرک جہت موجودہ اور ممکنہ سرمایہ کاروں کا مطالعہ ہے، جو معیشت کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاروں کی بدلتی ضرورتوں اور دلچسپیوں کا جائزہ لینے کے اہم طریقے ہیں۔

سرمایہ کاروں کے فیڈبیک کے لحاظ سے جنوبی کوریا سے سبق سیکھا جاسکتا ہے، جہاں سرمایہ کاروں کی آرا کا ایک مرکزی پورٹل بنایا گیا ہے، اس کا کام خصوصی اقتصادی زونز سے متعلق کاروباری اداروں کو یہ موقع دینا ہے کہ وہ اعلیٰ سرکاری دفاتر بشمول وزیراعظم آفس اور کلیدی وزارتوں کو براہ راست

اس کی روشنی میں، زون انٹرپرائز کی طرف سے لیے گئے بینک قرضے محفوظ بنانے کے لیے حکومتی ضمانت دی جاسکتی ہے جس کے لیے خصوصی اقتصادی زون فریم ورک میں اس کے مطابق نظر ثانی کرنی ہوگی، اس طرح زون انٹرپرائز کی قرضے کی ضروریات پوری کرنے میں بینکوں کو سہولت مل سکتی ہے۔ زون کی برآمدی اور غیر برآمدی انٹرپرائز کے لیے رعایتی قرضے کی سہولت بھی متعارف کرائی جاسکتی ہے جس میں رہن کی شرائط اراضی کی ملکیت اور زون میں زمین کی قدر پیمائی کے حقائق سے ہم آہنگ ہوں۔

ایک اور آپشن یہ ہے کہ خصوصی اقتصادی زون میں زون انٹرپرائز کو فروخت کیے گئے پلاٹوں کی منسوخی کی پالیسی کو مضبوط کیا جائے اگر وہ بروقت کام شروع نہ کریں یا دیگر معیارات پر پورا نہ اتریں، اور زمین کی ملکیت جلد از جلد کسی اور کو منتقل کی جائے۔ فی الحال، زون کے پلاٹ کی ملکیت زون انٹرپرائز کو اُس وقت تک منتقل نہیں کی جاتی جب تک آپریشن شروع ہوئے چھ ماہ نہ گزر جائیں، خواہ پلاٹ کی پوری قیمت ادا کر دی گئی ہو۔ حکومت اس مدت سے پہلے ملکیت منتقل کرنے سے ہچکچا رہی ہے کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ زون انٹرپرائز شاید پیداواری کارخانے قائم ہی نہیں کر سکیں گے یا وقت پر قائم نہیں کر سکیں گے، جس سے خصوصی اقتصادی زون کی کارکردگی پر منفی اثر پڑے گا۔ تاہم تجارتی عدالتوں کے مجوزہ حل اور خصوصی اقتصادی زونز پر اُن کے ممکنہ دائرہ اختیار کی روشنی میں پلاٹ منسوخی کی ایک مضبوط پالیسی بنانے پر غور کیا جاسکتا ہے جس میں واضح متعین سگ میل درج ہوں۔

آخر میں، خصوصی اقتصادی زون کے پلاٹ زون انٹرپرائز کو فروخت کرنے کے بجائے، مکمل طور پر نئے طرز انتظام پر غور کیا جاسکتا ہے، جہاں حکومت ڈیولپرز کو کرائے پر زمین فراہم کرے اور ڈیولپرز زمین کرایے پر زون انٹرپرائز کو پلاٹ فراہم کریں۔ اس طرح ڈیولپرز اور زون انٹرپرائز کی جانب سے زمین کی پیشگی ادا کی جانے والی لاگت کافی حد تک کم کی جاسکتی ہے، جس سے منصوبے کے قیام کے لیے درکار سرمائے کی مقدار کم ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ اقدام ڈیولپرز کو خصوصی اقتصادی زونز کی ترقی اور اسے چلانے کے ریئل اسٹیٹ ماڈل سے بھی دور کر سکتا ہے اور اس کے بجائے جدت طراز سروس پر مبنی کاروباری ماڈل کو فروغ دے سکتا ہے۔

زون میں کاروبار دوست ماحول کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی فریم ورکس کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

جہاں تک پالیسی اصلاحات کا تعلق ہے، خصوصی اقتصادی زون کا موجودہ فریم ورک پاکستان میں انہیں ایسے علاقوں کے طور پر نہیں دکھاتا جو کاروباری اداروں کو خصوصی پالیسی اور ضوابطی ماحول فراہم کرتے ہوں۔ موجودہ فریم ورک کے تحت، خصوصی اقتصادی زون کی تمام اٹھارہ ٹیرز، ادارے اور افراد کو جو کسی خصوصی اقتصادی زون کی تخلیق، ترقی، آپریشن اور انتظام میں مصروف ہیں، تمام متعلقہ قابل اطلاق قوانین اور معیارات پر عملدرآمد کرنا ہے، جن کا تعلق ماحول، روزگار، خریداری، اور بلڈنگ کوڈ سے ہے، جب تک کہ خصوصی اقتصادی زون ایکٹ میں خصوصی رعایت یا زمری وغیرہ نہ دی گئی ہو۔¹²⁶

تاہم، خصوصی اقتصادی زون کا موجودہ فریم ورک عمارتی ضوابط کے سوا، کوئی استثنا نہیں دیتا۔ بنگلہ دیش کا خصوصی اقتصادی زون ایکٹ کچھ مفید معلومات پیش کرتا ہے۔ یہ نہ صرف اپنے خصوصی اقتصادی زون کو مختلف ملکی و مقامی حکومتوں کے قوانین سے مستثنیٰ کرتا ہے، بلکہ حکومت کو اجازت دیتا ہے کہ خصوصی اقتصادی زون کی نمو اور ترقی میں حائل مشکلات دور کرنے کے لیے وہ کسی دوسرے قانون میں ترمیم یا کوئی اور ضروری کام کر سکتی ہے۔¹²⁷

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کی نمو کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے، جس کے لیے خصوصی اقتصادی زون کے فریم ورک کو پہلی بار کی آباد کاری پر توجہ مرکوز کرنے کی سطح سے بلند کر کے اس سطح تک پہنچانا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ آپریشن اور دیکھ بھال کی سمت متعین کرے، فنانسنگ، پائیداری، نگرانی اور آپریشن، اور اس کے علاوہ بہت کچھ کرے۔ چنانچہ ایک علیحدہ مرکزی خود مختار خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کے قیام پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو کئی کام انجام دے گی۔ زون اور ڈیولپر کی منظوری دینے کے علاوہ، اس کے افعال میں یہ چیزیں شامل ہوں گی: ضوابطی رہنمائی فراہم کرنا اور اسے اپ ڈیٹ کرنا، خصوصی اقتصادی زون

رائے بھجوا سکیں۔¹²⁴ آرا اور سروے کے لیے آن لائن رپورٹنگ پلیٹ فارم کا استعمال، طبعی شیکائی مراکز کے مقابلے میں اس عمل کو بہتر بنا سکتا ہے، اور اسی لیے خصوصی اقتصادی زونز میں بعد کی دیکھ بھال کی خدمات کو بہتر بنانا ہے۔ آزادانہ قدر پیمائی کے مقصد کے لیے، ملک بھر میں خصوصی اقتصادی زونز میں کاروباری ماحول کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے ایک میعاد خصوصی سروے کیا جاسکتا ہے۔

آخر میں، پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز کے نگرانی اور قدر پیمائی فریم ورک پر، بہترین عالمی روایات اپنانے کے لیے نظر ثانی کی جاسکتی ہے جس میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ خصوصی اقتصادی زون کی کون سی کارکردگی رپورٹیں پارلیمنٹ میں پیش کی جائیں گی، یا دوسری صورت میں کسی سرکاری ویب سائٹ کے ذریعے عام کی جائیں گی۔¹²⁵

7.6 اختتامی تبصرہ

دنیا بھر میں خصوصی اقتصادی زون کی اساس اور تصورات دو ہی ہیں: مثالی جزائر اور پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں۔ ان دونوں تصورات میں، پاکستان کے خصوصی اقتصادی زونز میں بہتری کی گنجائش ہے۔

خصوصی اقتصادی زون کا موجودہ فریم ورک اور اس کے نتیجے میں حکومتی فیصلے خصوصی اقتصادی زون کو ایسے مخصوص علاقوں کے طور پر پیش کرتے ہیں جو بہترین عالمی روایات کے مطابق کاروبار دوست ماحول فراہم کرتے ہیں۔ حال ہی میں کچھ مثبت پیش رفت ہوئی ہے، جیسے خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس ضوابط کی منظوری، جو نیل اسٹیٹ کی سٹریٹجی کو روکتے ہیں۔ تاہم، اس وژن کو ابھی مکمل طور پر نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ ون اسٹاپ شاپ قائم نہیں کی گئی ہے، جبکہ کوآرڈینیٹیشن میں ایک دوسرے کے مماثل و نفاذ بنیادی ڈھانچے اور سہولتوں کی فراہمی میں تاخیر کا باعث بنے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہنر مند مزدور اور سہولت کار قانونی ماحول کے حوالے سے خصوصی اقتصادی

Source: JICA (2020). *Special Economic Zone Survey Report 2020*. Tokyo: JICA ¹²⁴

M. Alexianu, M. Saab, M. Teachout and A.K. Khandelwal (2019). *Doing Special Economic Zones Right: A Policy Framework*. IGC Policy ¹²⁵

Note. London: IGC

شابلہ 35، خصوصی اقتصادی زون ضوابط 2013ء۔¹²⁶

L. Cotula (2017). "The State of Exception and the Law of the Global Economy: A Conceptual and Empirico-legal Inquiry", *Transnational Legal* ¹²⁷

Theory, 8(4), 424-454.

پی ایز شامل ہیں، بتاتا ہے کہ صرف 7.5 فیصد آئی پی ایز اپنے ملک میں خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

یو این سی ٹی اے ڈی کے سروے نتائج بہترین عالمی روایات کے عکاس ہیں، جو آئی پی ایز کو ضوابطی اختیارات نہ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ عام طور پر، آئی پی اے کا دائرہ کار سرمایہ کاری کو آسان بنانا ہوتا ہے، جبکہ ضوابطی ذمہ داری مفادات کے تصادم کا باعث بن سکتی ہے اور اس کے بنیادی کاموں کی کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہے۔¹³¹ اس کے بجائے خود مختار یا علیحدہ ادارے ایک ادارہ جاتی ڈھانچے کے طور پر قائم کیے جاتے ہیں، جن کو خصوصی اقتصادی زون کے لیے ضوابط سازی اور ان کے انتظام کا اختیار ہوتا ہے اور جو ڈیولپر زون اثر پر انرز کے ساتھ بنیادی رابطہ کار کے طور پر کام کرتے ہیں،¹³² جیسا کہ بنگلہ دیش، جمیکا، کینیا اور فلپائن میں ہے۔¹³³

کے امور پر مختلف سطحوں پر متعلقہ سرکاری محکموں کے ساتھ رابطہ کاری، زون کی کارکردگی کی مسلسل نگرانی، جس کا مقصد خصوصی اقتصادی زون میں بہترین انفراسٹرکچر اور سہولتیں فراہم کرنا ہے، اور خصوصی اقتصادی زون کے اندر کاروباری ماحول پر مختلف پالیسی اصلاحات کے اثرات کا جائزہ لینا۔¹²⁸

بعض ممالک میں خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی کا کردار موجودہ وزارتیں ہی انجام دیتی ہیں، مثال کے طور پر، کوسووا میں وزارت تجارت و صنعت اپنے تمام آزاد اقتصادی زونز کے لیے بطور ضابطہ کار کام کرتی ہے۔¹²⁹ دوسرے ملکوں، جیسے یوگنڈا اور سری لنکا میں انویسٹمنٹ پرموشن ایجنسیاں خصوصی اقتصادی زونز کو کنٹرول کرتی ہیں۔¹³⁰ تاہم، یو این سی ٹی اے ڈی کا ورلڈ انویسٹمنٹ پراسپیکٹس سروے 2019ء جس میں 110 ممالک کے 120 آئی

World Investment Report. (2019). *Special Economic Zones*. Geneva: UNCTAD ¹²⁸

M. Petrovic (2017). *Tracking Special Economic Zones in the Western Balkans: Objectives, Features and Key Challenges*, Paris: OECD ¹²⁹

Page, J. and F. Tarp (2017). *The Practice of Industrial Policy: Government-Business Coordination in Africa and East Asia*. *WIDER Studies in* ¹³⁰

Development Economics. Oxford University Press.

OECD (2021). *Middle East and North Africa Investment Policy Perspectives*. Regional Study under Economic Reform Programmes. Paris: OECD ¹³¹

A. Altbeker, K. McKeown and A. Bernstein (2012). *Special Economic Zones: Lessons for South Africa from International Evidence and Local* ¹³²

Experience. Proceeding of Round Table convened by CDE. Johannesburg: Centre for Development and Enterprise

¹³³ بنگلہ دیش، جمیکا، کینیا اور فلپائن میں خصوصی اقتصادی زونز کی ضوابط سازی اور نگرانی یہ ادارے بالترتیب کرتے ہیں: بنگلہ دیش خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی (پی ای زیڈ اے)، جمیکا خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی (جے ای زیڈ اے)، کینیا خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی، فلپائن آئناک زون اتھارٹی (پی ای زیڈ اے)۔ یہ ادارے ان ممالک کے خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی ایکٹ کے تحت تشکیل دیے گئے ہیں۔

ضمیمہ اول: زون انٹریپرائز کا چناؤ

تازہ ترین ضوابط کے مطابق، ممکنہ زون انٹریپرائز کو ڈیولپر سے زمین خریدنے کے لیے ایک درخواست جمع کرائی ہوگی اور زون انٹریپرائز کی حیثیت حاصل کرنے کے لیے ایک ایک درخواست آن لائن اسٹیٹس آن لائن اسٹیٹس انٹرنیشنل انکام زون بیجمنٹ انفارمیشن سسٹم (خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس) کے ذریعے دینا ہوگی جو بی او آئی کے زیر انتظام ہے۔ اس ریگولیٹری فریم ورک کا زون انٹریپرائز کے لیے درخواستوں کے سلسلے میں مقررہ دستاویزات اور دیگر معیارات طے شدہ ہیں جنہیں ممکنہ زون انٹریپرائز کو مذکورہ سسٹم کے ذریعے جمع کرنا ہوتا ہے۔ جب خصوصی اقتصادی زون کمیٹی زون انٹریپرائز کی درخواست منظور کر لے تو ڈیولپر زون انٹریپرائز کو خصوصی اقتصادی زون میں داخل کر لیتا ہے۔¹³⁴ اس ماڈیول کا مقصد شفافیت کو بڑھانا اور درخواست کے عمل کی تکمیل کم سے کم وقت میں کرانا ہے۔

خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس کو منظوری دینے والے بورڈ (بی او اے) کی منظوری سے جنوری 2021ء میں شروع کیا گیا۔ یہ بی او اے کی منظوری کے لیے زون کا اندراج کرنے، اور خصوصی اقتصادی زون کو دی گئی درخواست کے ذریعے زون کے اندر کاروباری اداروں کو پلاٹ اور زون انٹریپرائز کی حیثیت دینے کا ایک ڈیجیٹل طریقہ ہے۔¹³⁵ جب خصوصی اقتصادی زون کمیٹی کسی سرمایہ کار کو زون انٹریپرائز کا درجہ دے دیتی ہے، تو اسے چھ ماہ کے اندر تعمیرات شروع کرنا اور 24 ماہ کے اندر کاروبار شروع کرنا ہوتا ہے۔¹³⁶ دوسری طرف کاروباری اداروں کو مالی مراعات کا اہل ہونے کے لیے زون انٹریپرائز کی حیثیت حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

جدول الف 1: خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس کے تحت منظوری

خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس سے قبل	خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس کے بعد
20-2012ء	جنوری تا مئی 2021ء
200	70
334.2	304
1,081.7	646.6

نوٹ: یہ رپورٹ سیرویٹی سرمایہ کاری کی حقیقی آمد نہیں بلکہ زون انٹریپرائز کے داخلے کے وقت

اس کا وعدہ ہے۔

ماخذ: بورڈ آف انویسٹمنٹ

خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس کے آغاز سے پہلے زمین مختص کرنے اور زون انٹریپرائز کا درجہ دینے کا عمل الگ الگ ہوتا تھا۔ نہ تو ایسے ضابطے موجود تھے جو الاٹیوں کو زون انٹریپرائز کی حیثیت حاصل کرنے کے لیے ایک مقررہ وقت کے اندر درخواست دینے کا پابند کرتے ہوں، اور نہ ہی زمین کی الاٹمنٹ اور زون انٹریپرائز حیثیت کے لیے ایک وقت درخواست دینے کا کوئی طریقہ کار موجود تھا۔ ڈیولپر زمین الاٹ کرتے تھے، اور زون انٹریپرائز کی حیثیت حاصل کرنے کے لیے درخواست ایک علیحدہ عمل کے ذریعے خصوصی اقتصادی زون کمیٹی کو پیش کی جاتی تھی۔ جو الاٹی رینیل اسٹیٹ کی سرگرمیوں سے فائدہ اٹھانے کے خواہاں ہوتے تھے وہ تعمیرات کی ڈیڈ لائن سے بچنے کے ارادے سے انٹریپرائز حیثیت کے لیے درخواست نہیں دیتے تھے، اور اس کے بجائے خصوصی اقتصادی زون کی الاٹ شدہ اراضی پر کیپٹل گین حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

یہ خامی خصوصی اقتصادی زون کے زون انٹریپرائز داخلہ اور فروخت، لیز، اور سب لیز آف پلاٹ ریگولیشنز، 2021ء میں دور کی گئی۔ اس ضابطے کا آرٹیکل 3(20) زون انٹریپرائز کی حیثیت کے ساتھ

سرمایہ کار کو بیک وقت داخلہ اور زمین کی ملکیت منتقلی کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ نیز، آرٹیکل 3(3 تا 4) ممکنہ سرمایہ کاروں کو خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس پر رجسٹر کرنے کی ہدایت کرتا ہے، جس کے دوران تمام اسٹیک ہولڈرز کو پلاٹوں اور درخواستوں کی حیثیت سے آگاہ رکھنے کی بھی ہدایت شامل ہوتی ہے۔ چنانچہ خصوصی اقتصادی زون کمیٹی اس ایم آئی ایس کے ذریعے، ان چیزوں کی بیک وقت عارضی منظوری دیتی ہے: (الف) پلاٹ کی فروخت، (ب) پلاٹ کا قبضہ، (ج) سہولتوں کی فراہمی، اور (د) انٹریپرائز کی حیثیت، چنانچہ رینیل اسٹیٹ کی سٹ بازی کے لیے گنجائش باقی نہیں رہتی۔ ڈیولپر بھی صرف وہی پلاٹ بیچ سکتے ہیں جن کو ان کے متعلقہ زیر پوائنٹس پر انفراسٹرکچر مل گیا ہو، یا اس کی ضمانت اور ٹائم فریم دیا گیا ہو۔

اس پورٹل کے ڈیزائن میں تمام ضروری ضوابط کی تعمیل کی گئی ہے، اور اس کا انٹرفیس تمام ضروری دستاویزات کے لیے ایک چیک لسٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے صرف وہ کمپنی استعمال کر سکتی ہے جو ایس ای سی پی میں رجسٹرڈ ہو، اور جس کے دو قسم کے صارفین ہوں: زون ڈیولپر اور زون انٹریپرائز۔ پورٹل میں سائن ان کرنے کے بعد، ڈیولپر اور انٹریپرائز درخواست کے مراحل پر نظر رکھ سکتے ہیں، ہر مرحلے پر مختلف دستاویزات کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز، پورٹل کے ذریعے شکایات بھی درج کرائی جاسکتی ہیں۔ خصوصی اقتصادی زون ایم آئی ایس سے فائلنگ سسٹم کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے، یہ ملک میں کاروباری ماحول کو سازگار بنانے میں مدد کرتا ہے۔ اس ایم آئی ایس کے قیام کے پانچ ماہ کے اندر 70 فعال زون انٹریپرائز موجود ہیں، جبکہ اس سے پہلے کے آٹھ سال میں 200 انٹریپرائز تھیں (جدول الف 1)۔

¹³⁴ خصوصی اقتصادی زون، زون انٹریپرائز داخلہ اور فروخت، لیز، اور سب لیز آف پلاٹ ریگولیشنز، 2021ء

¹³⁵ خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء کے مطابق بی او اے سے زون کے لیے ایک کمیٹی بنائے گی۔

¹³⁶ دفعہ 16، شیڈ (1) (ہ)، خصوصی اقتصادی زون ایکٹ 2012ء

پاکستان میں خصوصی اقتصادی زونز: مثالی جزیرے یا پالیسی اصلاحات کی تجربہ گاہیں؟

ضمیمہ دوم: خصوصی اقتصادی زونز کی مختلف ضوابط ساز باڈیز کے ارکان کی فہرست

منظوری دینے والا بورڈ	منظوری دینے والی کمیٹی	خصوصی اقتصادی زون کی صوبائی اتھارٹی	خصوصی اقتصادی زون کی کمیٹی
چیئر پرسن: وزیراعظم، وائس چیئر پرسن: وزیر خزانہ	ایگزیکٹوز: صوبائی سرمایہ کاری بورڈ کے سربراہان	چیئر پرسن: متعلقہ صوبے کا وزیر اعلیٰ	ڈیپوٹی چیئر پرسن: وزیراعظم کے نمائندے
وزرائے صنعت، پیداوار، تجارت، ریاست اور سرحدی علاقہ ڈویژن	وزرائے صنعت، پیداوار، تجارت، ریاست اور سرحدی علاقہ ڈویژن کے نمائندے	وائس چیئر پرسن: وزیر محکمہ سرمایہ کاری	ڈیپوٹی چیئر پرسن: وزیراعظم کے نمائندے
مجلس شوریٰ سے دو ارکان	نجی شعبے کے نمائندے	چیف ایگزیکٹو آفیسر جسے صوبے کا وزیر اعلیٰ مقرر کرے	بی او آئی، سرمایہ کاری کے فروغ کے صوبائی ادارے کے نمائندے
بی او آئی کے چیئر مین اور سیکرٹری، چیئر مین ایف بی آر، ڈپٹی چیئر مین منصوبہ بندی کمیشن، گورنر اسٹیٹ بینک	وفاقی اور متعلقہ صوبائی حکومت سے ارکان جن سے ان کی مرضی معلوم کی گئی ہو	صوبائی محکمہ جات صنعت، خزانہ، تجارت، سرمایہ کاری، ورک اور خدمات، گھ بانی، زراعت اور منصوبہ بندی و ترقی کے سیکرٹریز	خصوصی اقتصادی زون اتھارٹی اور متعلقہ ضلعی حکومت کے نمائندے
ایگزیکٹوز: صوبائی سرمایہ کاری بورڈ کے سربراہان	صدر و رؤساء ایوان ہائے صنعت و تجارت، پاکستان بزنس کونسل، اور اوور سیز انویسٹرز چیئر آف کامرس	متعلقہ صوبے کے وزیر اعلیٰ کے نامزد کردہ دو ارکان	متعلقہ ایوان ہائے صنعت و تجارت کا نامزد کردہ ایک رکن
وزیراعظم کا نامزد کردہ نمائندہ			

ماخذ: 31 دسمبر 2015ء تک تبدیل اور ترمیم شدہ خصوصی اقتصادی زونز ایکٹ 2012ء